﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 14 | جمعۃ المبارک 09رفروری 2007ء | 20 محرم الحرام 1428 ہجری قمری ❁ 09 تبلیغ 1386 ہجری شمسی | شمارہ 06

اطاعت کی روح

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی ۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی ۔جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی وہ میرا نافرمان ہے۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء حدیث نمبر 3417)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

میرے پیارے دوستو!مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔

مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ آ گیا ہے کہ اسلام اپنا اصلی رنگ نکال لائے گا اور اپنا وہ کمال ظاہر کرے گا جس کی طرف آیت لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصف:10)۔میں اشارہ ہے۔

’’مَیں رسالہ فتح اسلام میں کسی قدر لکھ آیا ہوں کہ اسلام کے ضعف اور غربت اور تنہائی کے وقت میں خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تا مَیں ایسے وقت میں جو اکثر لوگ عقل کی بد استعمالی سے ضلالت کی راہیں پھیلا رہے ہیں اور روحانی امور سے رشتہ مناسبت بالکل کھو بیٹھے ہیں اسلامی تعلیم کی روشنی ظاہر کروں ۔مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ آ گیا ہے کہ اسلام اپنا اصلی رنگ نکال لائے گا اور اپنا وہ کمال ظاہر کرے گا جس کی طرف آیت لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصف:10) میں اشارہ ہے۔سنّت اللہ اسی طرح واقع ہے کہ خزائن ومعارف ودقائق اُسی قدر ظاہر کئے جاتے ہیں جس قدر اُن کی ضرورت پیش آتی ہے۔سو یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے جو اس نے ہزار ہا عقلی مفاسد کو ترقی دے کر اور بیشمار معقولی شبہات کو بمنصہ ظہور لا کر بالطبع اس بات کا تقاضا کیا ہے کہ ان اوہام واعتراضات کے رفع دفع کے لئے فرقانی حقائق ومعارف کا خزانہ کھولا جائے۔ بیشک یہ بات یقینی طور پر ماننی پڑے گی کہ جس قدر حق کے مقابل پر اب معقول پسندوں کے دلوں میں اوہام باطلہ پیدا ہوئے ہیں اور عقلی اعتراضات کا ایک طوفان برپا ہوا ہے اس کی نظیر کسی زمانہ میں پہلے زمانوں میں سے نہیں پائی جاتی ۔لہذا ابتداء سے اس امر کو بھی کہ ان اعتراضات کا براہین شافیہ وکافیہ سے بحوالہ آیات قرآن مجید بکلی استیصال کر کے تمام ادیان باطلہ پر فوقیت اسلام ظاہر کر دی جائے اسی زمانہ پر چھوڑا گیا تھا۔کیونکہ پیش از ظہور مفاسد اِن مفاسد کی اصلاح کا تذکرہ محض بے محل تھا۔اسی وجہ سے حکیم مطلق نے ان حقائق اور معارف کو اپنی کلام پاک میں مخفی رکھا اور کسی پر ظاہر نہ کیا جب تک کہ اُن کے اظہار کا وقت آ گیا۔ہاں اس وقت کی اس نے پہلے سے اپنی کتاب عزیز میں خبر دے رکھی تھی جو آیت هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى (الصف:10) میں صاف صاف اور کھلے کھلے طور پر مرقوم ہے۔سو اب وہی وقت ہے اور ہر یک شخص روحانی روشنی کا محتاج ہو رہا ہے سو خدا تعالیٰ نے اس روشنی کو دیکھ کر ایک شخص کو دنیا میں بھیجا۔وہ کون ہے؟ یہی ہے جو بول رہا ہے۔

رسالہ فتح اسلام میں یہ امر مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ایسے عظیم الشان کاموں کے لئے قوم کے ذی مقدرت لوگوں کی امداد ضروری ہوتی ہے اور اس سے زیادہ اور کونسی سخت معصیت ہوگی کہ ساری قوم دیکھ رہی ہے کہ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور وہ وبا پھیل رہی ہے جو کسی آنکھ نے پہلے اس سے نہیں دیکھی تھی۔اس نازک وقت میں ایک شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے اٹھا اور چاہتا ہے کہ اسلام کا خوبصورت چہرہ تمام دنیا پر ظاہر کرے اور اس کی راہیں مغربی ملکوں کی طرف کھولے لیکن قوم اس کی امداد سے دستکش ہے اور سوءظن اور دنیا پرستی کی راہ سے بکلّی قطع تعلقات کر کے چپ چاپ بیٹھی ہے۔افسوس کہ ہماری قوم میں سے بہتوں نے سوءظن کی راہ سے ہر ایک شخص کو ایک ہی مد مکر اور فریب میں داخل کر دیا ہے اور کوئی ایسا شخص جو روحانی سرگرمی اور دیانتداری کا اثر اپنے اندر رکھتا ہو شاید اُن کے نزدیک ممتنع الوجود ہے۔ بہت سے ان میں سے ایسے ہیں کہ صرف دنیوی زندگی کی فکروں میں لگے ہوئے ہیں اور اُن کی نگاہ میں وہ لوگ سخت بے وقوف ہیں جو کبھی آخرت کا بھی نام لیتے ہیں۔بعض ایسے ہیں کہ دین سے بھی کچھ دلچسپی رکھتے ہیں مگر صرف بیرونی صورت اور مذہب کی بے اصل باتوں میں اُلجھے ہوئے ہیں۔وہ نہیں جانتے کہ نبیوں کی تعلیم کا اعلیٰ مقصد کیا ہے اور ہمیں کیا کرنا چاہئے جس سے ہم اپنے مولیٰ کی دائمی رضامندی میں داخل ہو جائیں۔

میرے پیارے دوستو!مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔سو مَیں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں **اور ہر یک شخص جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کو وسعت وطاقت ومقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر مَیں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں‘‘۔**

(ازالہ اوہام حصہ دوم ۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 514-516 مطبوعہ لندن)

❁❁❁❁❁❁❁ ❁❁❁❁❁ ❁❁❁❁❁❁❁

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ بہت آرام اور آہستگی سے کلام کرتے تھے اور آپؐ کے کلام میں جوش نہ ہوتا تھا بلکہ بہت سہولت ہوتی تھی۔لیکن آپ کی یہ بھی عادت تھی کہ جہاں خدا تعالیٰ کا ذکر آتا آپ کو جوش آجاتا تھا اور آپ کی عبارت میں ایک خاص شان پیدا ہو جاتی تھی۔چنانچہ احادیث کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر کے آتے ہی آپؐ کو جوش آجاتا تھا اور آپ کے لفظ لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ عشقِ الٰہی کا دریا آپ کے اندر لہریں مار رہا ہے۔آپؐ کے کلام کو پڑھ کر محبت کی ایسی لپٹیں آتیں کہ پڑھنے والے کا دماغ معطّر ہو جاتا۔اللہ اللہ آپؐ صحابہؓ میں بیٹھ کر کس پیار سے باتیں کرتے ہیں،ان کی دلجوئی کرتے ہیں،ان کی شکایات سنتے ہیں۔پھر صحابہؓ ہی کا کیا ذکر ہے کافر و مومن آپؐ کی ہمدردی سے فائدہ اٹھا رہا ہے اور ہر ایک تکلیف میں آپؐ مہربان باپ اور محبت کرنے والی ماں سے زیادہ ہمدرد و مہربان ثابت ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں جہاں اس کا اور غیر کا مقابلہ ہو جائے آپؐ بے اختیار ہو جاتے ہیں۔محبت ایسا جوش مارتی ہے کہ رنگ ہی اَور ہو جاتا ہے۔سننے والے کا دل ایک ایسی وابستگی پاتا ہے کہ آپ ہی کا ہمرنگ ہو جاتا ہے۔خدا تعالیٰ کی وہ عظمت بیان کرتے ہیں کہ دل بے اختیار اُس پر قربان ہونا چاہتا ہے۔وہ ہیبت بیان کرتے ہیں کہ بدن کانپ اٹھتا ہے۔وہ جلال بیان کرتے ہیں کہ جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ایسا خوف دلاتے ہیں کہ مومن انسان کا دل تو خوف کے مارے پگھل ہی جاتا ہے۔پھر ایسی شفقت و محبت کا بیان کرتے ہیں کہ ٹوٹے ہوئے دل جُڑ جاتے ہیں اور گری ہوئی ہمتیں بڑھ جاتی ہیں۔اللہ اللہ آپؐ کے عام کلام کا مقابلہ اگر اس کلام سے کریں کہ جس میں بندوں کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتے ہیں تو زمین و آسمان کا فرق معلوم دیتا ہے۔گویا خدا تعالیٰ کا ذکر آتے ہی آپؐ کا رواں رواں اس کی طرف جھک جاتا ہے اور ذرّہ ذرّہ اس کے احسانات کو یاد کرنے لگتا ہے اور زبان ان کی ترجمان ہوتی ہے۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے رسول کریمؐ سے سنا کہ فرماتے تھے اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَ بَیْنَھُمَا مُشَبَّھَاتٌ لَا یَعْلَمُھَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِعِرْضِہٖ وَدِیْنِہٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ کَرَاعٍ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یُّوَاقِعَہٗ ۔اَلَا وَ اِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی اَلَا وَ اِنَّ حِمَی اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ مَحَارِمُہٗ اَلَا وَ اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ۔ (بخاری جلد اول کتاب الایمان باب فضل من استبراء لدینہ)۔حلال بھی بیان ہو چکا ہے اور حرام بھی بیان ہو چکا ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ مشابہ ہیں۔انہیں اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو کوئی شبہات سے بچے اس نے اپنی عزت اور دین کو بچا لیا اور جو کوئی ان شبہات میں پڑ گیا اس کی مثال ایک چرواہے کی ہے جو بادشاہ کی رکھ کے اردگرد اپنے جانوروں کو چراتا ہے۔قریب ہے کہ اپنے جانوروں کو اندر ڈال دے۔خبردار ہر ایک بادشاہ کی ایک رکھ ہوتی ہے۔خبردار اللہ کی رکھ اس کی زمین میں اس کے محارم ہیں۔خبردار جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو جائے تو سب جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سب جسم خراب ہو جاتا ہے۔خبردار اور وہ گوشت کا ٹکڑا قلب ہے۔

اس عبارت کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک دریا اُمڈ رہا تھا۔آپؐ دیکھتے تھے کہ ایک دُنیا اس پاک ہستی کے احکام کو توڑ رہی ہے اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے محترز ہے۔لوگ اپنے نفوس کے احکام کو مانتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے ارشادات کی تعمیل نہیں کرتے۔پھر آپؐ کو خدا تعالیٰ سے جو محبت تھی اُس کے رُو سے آپؐ کب برداشت کر سکتے تھے کہ لوگ اس پیارے ربّ کو چھوڑ دیں۔ان خیالات نے آپؐ پر یہ اثر کیا کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کی عظمت کا ذکر کرتے اور لوگوں کو بتاتے کہ دُنیاوی بادشاہوں کی اطاعت کے بغیر انسان سُکھ نہیں پا سکتا تو پھر اس قادرِ مطلق کی نافرمانی پر کب سُکھ پا سکتا ہے جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

مَیں جب مذکورہ بالا حدیث کو پڑھتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں کہ آپ کس جوش کے ساتھ خدا کو یاد کرتے ہیں۔بناوٹ سے یہ کلام نہیں نکل سکتا۔اس خالص محبت کا ہی نتیجہ تھا جو آپؐ خدا سے رکھتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر پر آپ کو اس قدر جوش آجاتا اور آپ چاہتے کہ کسی طرح لوگ ان نافرمانیوں کو چھوڑ دیں اور خدا تعالیٰ کی اطاعت میں لگ جائیں۔اس حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو حیرت تھی کہ لوگ کیوں اس طرح دلیری سے ایسے کام کر لیتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف ہو۔

جس کام میں کسی حاکم کی ناراضگی کا خیال ہو لوگ اُس کے کرنے سے بچتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی خوف نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ اس نافرمانی سے کچھ نقصان نہ ہوگا۔لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہی اصلی ناراضگی ہے اور انسان کو چاہئے کہ نہ صرف گناہوں سے بچے بلکہ ان کاموں سے بھی بچے کہ جن کے کرنے میں شک ہو کہ یہ جائز ہیں یا ناجائز۔کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ان کاموں کے کرنے پر ہلاک ہو جائے۔اور وہ اُسے خدا تعالیٰ کے رحم کے استحقاق سے محروم کر دیں۔

خدا تعالیٰ کے نام پر یہ جوش اور اس قدر اظہارِ خوف و محبت ظاہر کرتا ہے کہ آپؐ کے دل میں محبتِ الٰہی اس درجہ تک پہنچی ہوئی تھی کہ ہر ایک انسان کی طاقت ہی نہیں کہ اس کا اندازہ بھی کر سکے''۔

(سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤلفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ)

وضو اشکوں سے کرنا تو نماز عشق ادا کرنا
خدا والوں کی سنت ہے کہ یوں یاد خدا کرنا
نہیں یہ بس میں فرزانوں کے دیوانوں کا شیوہ ہے
مثالِ شمع تاریکی میں صبح تک جلا کرنا
خدا نے اِنِّیْ مَعَکَ نوشتوں میں کہا جس کو
اسی کا کام ہے خطرات میں بھی جا لڑا کرنا
کئی سالوں سے جس کے منتظر تھے تم خدا والو
''مبارک ہو تمہیں'' برلن ''میں مسجد کی بِنا کرنا''
خدیجہ نام جس کا حضرتِ مسرور نے رکھا
عبادت کے حسیں زیور سے اس کو ہے سجا کرنا
ترے بندے نے تیرے نام سے یہ ابتدا کر دی
یہ تیرا کام ہے مولیٰ اسے اب انتہا کرنا
بِنا میں سوز و سازِ روحِ ابراہیم رکھا ہے
خدایا ارضِ برلن پر اسے قبلہ نما کرنا
خدا کے فضل کا مورد یقیناً بن گیا ہوگا
غلامانِ مسیحِ وقت کا حمد و ثنا کرنا
ظفر ہم پہ عنایات و کرم احسان ہے ورنہ
بھلا ممکن کہاں ہے بندگی کا حق ادا کرنا

(مبارک احمد ظفر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب کبھی آندھی چلتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَمَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّمَا فِیْھَا وَ شَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ''۔ (مسلم کتاب صلوٰۃ الاستسقاء)

آج کل آدم کی دعا پڑھنی چاہئے۔یہ دعا اوّل ہی مقبول ہو چکی ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف :24)

(ملفوظات جلد 2صفحہ577)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

(مسلم کتاب الذکر۔باب التعوذ من شرماعمل)

اے اللہ!مَیں تجھ سے ہدایت،تقویٰ،عفّت اور غنٰی مانگتا ہوں۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔(ترمذی ابواب الدعوات)

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دِل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَسَارِیْ نُوْرًا وَفَوْقِیْ نُوْرًا وَتَحْتِیْ نُوْرًا وَاَمَامِیْ نُوْرًا وَخَلْفِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا۔

(صحیح بخاری ۔کتاب الدعوات ۔باب الدعا اذاانتبہ باللیل)

اے اللہ! تُو میرے دل میں نُور پیدا فرما دے۔میری آنکھوں میں نُور پیدا فرما دے اور میرے کانوں میں نُور پیدا فرما دے۔میرے دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے اور آگے اور پیچھے نُور فرما دے۔اور مجھے نُورِ مجسم بنا دے۔

''اے میرے قادر خدا! اے میرے پیارے رہنما تُو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہلِ صدق و صفا۔اور ہمیں اُن راہوں سے بچا جن کا مُدّعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بُغض یا دُنیا کی حرص و ہوا''۔

(پیغام صلح صفحہ 1)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

نصرت الٰہی کس کے ساتھ ہے؟

(راجہ نصر اللہ خان۔ ربوہ)

دوسری اور آخری قسط

معروف ادبی اور دینی شخصیات کی تحریریں

اب ہم ''نوائے وقت'' کے ایسے لکھاریوں کے مضامین کا حوالہ دیتے ہیں جو اپنی علمی و ادبی یا دینی دونوں طرح کی مضمون نگاری کی وجہ سے ''نوائے وقت'' میں اکثر لکھتے رہتے ہیں۔ اور قارئین ''نوائے وقت'' ان کے ناموں اور تحریروں سے خوب واقف ہیں۔ آیئے دیکھیں یہ اہل علم وقلم موجودہ مسلم اور ساتھ ہی پاکستانی معاشرے کے متعلق کیا بتاتے ہیں:

❁...... 1۔سابق مشیرِ اعلیٰ اقتصادیات اقوامِ متحدہ اور جانے پہچانے مذہبی و معاشرتی مضمون نگار کے ایم اعظم صاحب کے ایک مضمون ''پاکستان کے لئے دنیوی فلاح اور نجات اخروی کا راستہ'' مطبوعہ 8/دسمبر 2003ء (ادارتی صفحہ) کا ایک اقتباس پڑھتے ہیں:

''**پاکستانی معاشرہ میں منافقت کا غلبہ ہے،** جبکہ تاریخِ عالم ہمیں یہ بتاتی ہے کہ تاریخ سازی میں صرف صاحبِ کردار لوگوں نے ہی رول ادا کیا ہے، منافقوں کا اس میں کوئی رول نہیں ہے۔ اگر ہم پاکستان کو اس کے انحطاط سے نکالنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں چاہئے کہ ایک مثبت پروگرام (تعلیم و تربیت اور میڈیا) کے تحت پاکستانیوں کو منافقت کی دلدل سے نکالیں۔ ہمیں یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہئے کہ منافقت سے نجات حاصل کئے بغیر ہماری کوئی بھی جدوجہد کامیابی سے ہمکنار نہ ہوگی''۔

''ہم اندر سے کمزور ہیں کیونکہ اسلام ہمارے اندر سرایت نہیں کیا۔''

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 8/ دسمبر 2003ء)

❁...... 2۔''نوائے وقت'' میں باقاعدہ لکھنے والے منجھے ہوئے مضمون نگار ایم ۔ ایم حسن اپنے مضمون ''اسلام اور دہشت گردی'' (مطبوعہ نوائے وقت 6/ ستمبر 2003ء ادارتی صفحہ) میں تحریر کرتے ہیں:

''اسلام ایک ایسا پُر امن اور صلح کل دین ہے کہ اس نے اپنے حلقہ بگوشوں کو غیر مسلموں کے متعلق یہ تلقین بھی فرمائی ہے کہ ''اے ایمان لانے والو یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انہیں گالیاں نہ دو۔ مگر ہم **مسلمان تو قعرِ مذلّت میں ایسے ڈوب گئے ہیں کہ ذرا ذرا سی بات پر ایک مومن بھائی دوسرے کا گلا کاٹ رہا ہے۔ اس لئے بجا طور پر دنیا ہمیں دہشت گرد اور تخریب کار قرار دے رہی ہے۔** جبکہ ہم نے اپنے پیارے نبیؐ کی تعلیمات کو یکسر فراموش کر دیا ہے۔''

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 6/ ستمبر 2003ء)

❁...... 3۔ملک کے ایک وقیع مقرر اور دینی مضمون نگار شاہ بلیغ الدین اپنے مضمون ''شناخت'' (مورخہ 9 / مئی 2003ء۔ ادارتی صفحہ) میں تحریر کرتے ہیں:

''جن لوگوں نے نہ ملک کے بنانے میں حصہ لیا نہ آج ملک پر اپنی جیب سے کچھ خرچ کرتے ہیں وہ لاکھ کرائے کے ٹٹوؤں کو ساتھ لے کر لاکھوں کا مجمع لگا لیں قائداعظم کی برابری نہیں کر سکتے۔ قائد سے مسلمانوں کی بے پناہ محبت کی وجہ صرف ایک تھی کہ وہ مخلص اور بے لوث انسان تھے۔ کلکتے کے جلسے سے انہوں نے خطاب کیا تو فرمایا چرچل نے انگریزوں کی فتح و کامرانی کی شناخت کے لئے اپنی قوم کو وی کا نشان دیا ہے۔ (V for Victory) سنو! مسلمان سنو! یہ کہہ کر اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ کہ میں تمہیں ایک قوم بنانے کے لئے شہادت کی انگلی کا نشان دیتا ہوں اس کی حقیقت اور اہمیت کو سمجھو کہ اللہ ایک، رسول ایک، قرآن ایک، ہمارا قبلہ ایک اس لئے ہم سب ایک ہیں! یہ بات تمہیں یاد رہے گی تو فتح و کامرانی تمہارے قدم چومے گی!

قائد پیارے قائد! ہم آپ کی روح سے شرمندہ ہیں کہ ہم نے آپ کی بات بھلا دی۔ اب ہم اپنے بھائیوں سے نفرت کرتے ہیں اور ان کا خون بہا کر خوش ہوتے ہیں! **کون سی عصبیت ہے جو ہم میں نہیں۔**''

(مضمون از شاہ بلیغ الدین نوائے وقت 9/ مئی 2003ء)

❁......4۔ ایک اور معروف دینی مضمون نگار جناب پروفیسر محمد یعقوب شاہق کے مضمون ''امریکی جارحیت اور امتِ مسلمہ کا لائحہ عمل''، مطبوعہ نوائے وقت 11/اپریل 2003ء ادارتی صفحہ سے ایک المناک بات سنئے۔

''فی الوقت یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ **اُمّت مسلمہ کا وجود صرف ہمارے ذہن اور فکر و خیال میں موجود ہے لیکن زمین پر امت کا کوئی وجود نہیں بلکہ** ستاون (57) کے لگ بھگ علیحدہ علیحدہ ممالک ہیں جو جغرافیائی، نسلی، لسانی اور فرقہ واریت کی بنیاد پر بٹے ہوئے ہیں۔ ان کا کوئی مرکز نہیں اور باہمی اشتراک عمل کے لئے کوئی ٹھوس اور مضبوط ادارہ موجود نہیں۔ امت کے اس طرح بکھر جانے کی کہانی بڑی دلخراش ہے۔''

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 11/اپریل 2003ء)

❁...... 5۔نوائے وقت کے ایک منفرد اندازِ بیان رکھنے والے لکھاری جناب ہمایوں گوہر کا ایک مضمون زیرِ عنوان ''اسلام کے اصل دشمن؟'' نوائے وقت کی ۷ جون ۲۰۰۴ء کی اشاعت میں شامل ہے (ادارتی صفحہ) مضمون کا آغاز وہ اپنے انوکھے اسلوب میں یوں کرتے ہیں:

''اسلام کی دشمن قوتیں یکسر احمق اور عقل سے عاری لگتی ہیں۔ جب ہم خود اپنی تباہی کے سامان کر رہے ہیں تو ہمارے دشمنوں کو زیادہ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ جب مسلمان مسلمان کا گلا کاٹنے اور خون بہانے پر تلا ہوا ہے تو دوسروں کو اس معاملہ میں بھاگ دوڑ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ **اسلام دشمن طاقتوں کو مسلم ممالک تباہ کرنے کی ضرورت نہیں، یہ کام ہم خود بڑی خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں......** ہم اس قدر عقل کے اندھے، افتراق و انتشار کا شکار، ٹکڑوں میں بٹے ہوئے اور دین کی اصل روح سے بیگانہ ہیں کہ دشمن کا کام آسان کرنے کے بعد قابض ہو کر ہمارے ملکوں میں امن قائم کریں۔''

مضمون کے تیسرے اور آخری کالم میں جناب ہمایوں گوہر قوم کو ایک دردمندانہ مشورہ دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''جو مذہب مساوات اور بھائی چارہ کا درس دیتا ہے افسوس ہے کہ اس کے پیروکار ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہو گئے ہیں۔ ہمیں فرقہ وارانہ تعصب پھیلانے والے علماء کی پیروی ترک کرکے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا چاہئے۔''

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 7/ جون 2004ء)

❁...... 6۔نوائے وقت کے ایک کہنہ مشق مضمون نگار اور دانشور بریگیڈئیر (ر) شمس الحق قاضی اپنے مضمون ''پس چہ باید کرد'' (مضمون نوائے وقت مورخہ ۱۸/ اگست ۲۰۰۴ء ادارتی صفحہ) کے شروع میں عمومی مشاہدہ پیش کرتے ہیں:

''جیسا کہ مشاہدہ ہے اس وقت دنیا کی تمام اسلام دشمن طاقتیں متحد ہو کر اسلام کی بیخ کنی کے پروگرام پر عمل پیرا ہیں لیکن عالمِ اسلام منتشر اور خواب غفلت میں مدہوش ہے۔ **چنانچہ مسلمانوں کی اپنی شامتِ اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پورے عالم اسلام کو دُنیا کی سزا میں مبتلا کیا ہوا ہے** اور جیسا کہ فرمایا ہے کہ یہ لوگ اپنی شامتِ اعمال کا مزہ تو چکھ ہی رہے ہیں اور آگے چل کر بھی ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔ البتہ جو لوگ توبہ کر لیں اور نیک اعمال کریں تو ان کو معاف کر دیا جائے گا اور انعام سے نوازا جائے گا۔ تو پھر سب سے پہلے مسلمانوں کو انفرادی طور پر من حیث الجماعت اللہ کے دربار میں سچے دل سے توبہ کر کے استدعا کرنی چاہئے کہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر پورے عالم اسلام کو اتفاق اور اتحاد کے ساتھ اسلام دشمن طاقتوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور استقلال عطا فرمائے۔''

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 18/ اگست 2004ء)

❁...... 7۔نوائے وقت کے ایک معروف اور محقق مضمون نگار محترم پروفیسر فتح محمد ملک کا ایک مضمون بعنوان ''خطۂ خاک یا ارضِ پاک؟'' نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 12/ستمبر 2004ء صفحہ 8 پر ادارہ کی طرف سے نمایاں تعارفی و توصیفی نوٹ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ جس کا ایک حصہ یہ ہے:

''پروفیسر فتح محمد ملک وطن عزیز کے معروف دانشور اور نقاد ہیں۔ لیکن ان کی وجۂ شہرت صرف یہی نہیں ہے۔ اس لئے کہ پروفیسر صاحب ایک روشن ضمیر اخباری کالم نگار بھی ہیں ......نوائے وقت کے قارئین ان کے وقیع کام سے واقف ہیں۔ ان کی دلپذیر تحریریں نوائے وقت کے صفحات کی زینت بنتی رہتی ہیں۔''

صاحب مضمون پروفیسر فتح محمد ملک اپنے مضمون کے پہلے کالم میں مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے مرض کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''**ہم نے گذشتہ نصف صدی کے دوران عرب ملوکیت کی چھاپ سے اسلام کو پاک کرنے کی بجائے اس چھاپ کو اور زیادہ گہرا کر دیا ہے۔** نتیجہ یہ کہ نہ تو ہم حقیقی اسلام کی بازیافت کر پائے ہیں اور نہ ہی اسلام کے قانون، تعلیم اور کلچر کو تحریک دے کر اسلام کی حقیقی روح کو روحِ عصر سے ہم آہنگ کر پائے ہیں۔ ہماری اس غفلت کا نتیجہ یہ ہے کہ آج وطن عزیز مذہبی جنون اور فرقہ وارانہ تشدّد کی گرفت میں پڑا سکتا ہے۔

(مضمون از پروفیسر فتح محمد ملک مطبوعہ ''نوائے وقت'' سنڈے میگزین'' 12/ ستمبر 2004ء)

❁...... 8۔ملک کے ایک سفارتکار اور دانشور افضال محمود (سابق سفیر) اپنے مضمون ''عالم اسلام اور اس کے مسائل'' (مطبوعہ نوائے وقت 4/ اکتوبر 2004ء ادارتی صفحہ) کے پیرا نمبر 2 کا آغاز یوں کرتے ہیں۔

''اس وقت جن مسائل سے عالم اسلام دوچار ہے ان میں انتہا پسندی اور دہشت گردی خاص طور پر توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ان بنیادی وجوہات کو سمجھیں اور دور کرنے کی کوشش کریں جن کی وجہ سے لوگ تشدد اور انتہا پسندی کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔''

پھر مسلمانوں کی زبوں حالی کا تجزیہ کرتے ہوئے مطبوعہ مضمون کے کالم نمبر 2 میں رقمطراز ہیں:

''بجائے اس کے کہ ہم ان عوامل کو دور کرتے جو ہمارے زوال کا باعث بنے ہیں۔ ہم مظلومیت کے احساس (Culture of Victimhood) میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔ **بجائے اس کے کہ ہم اپنے آپ سے یہ پوچھتے کہ ہم کہاں کیوں اور کب بھٹکے؟ ہم پوچھنے لگے کہ ہماری یہ حالت کس نے کی ہے؟** اور اس غلط اور ناروا سوال کی وجہ سے اصل حقیقت کی طرف سے ہماری توجہ ہٹ گئی......اب امریکہ اور یہودیوں کو اپنی زبوں حالی کا ذمہ دار گردانتے ہیں۔ **حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اپنی زبوں حالی کے ذمہ دار ہم خود ہیں، باہر کے لوگ نہیں۔** جب ہم اسلام کے بتائے ہوئے راستے سے بھٹک کر خرافات میں پھنس گئے ہیں تو ہم زوال پذیر ہو گئے۔''

(مضمون مطبوعہ نوائے 4/ اکتوبر 2004ء)

❁...... 9۔''نوائے وقت'' کے ایک اور سنجیدہ مضمون نویس اور دانشور ملک حبیب اللہ بھٹہ کا ایک مضمون بعنوان ''ابلیسی سازشیں اور مسلم امہ'' نوائے وقت 22/اکتوبر 2004ء میں شائع ہوا ہے۔ (ادارتی صفحہ) صاحبِ مضمون مسلم امہ کے مغلوب ہونے کا رونا روتے ہیں:

''مسلم امہ کو ایک جہالت کے اندھیروں میں بھٹکنے سے اور دوسرا تعصّبات کی آگ میں بھڑکنے کی وجہ سے یہود و ہنود اور نصاریٰ نے آسانی سے مغلوب کر رکھا ہے۔ **جہالت کی وجہ سے لسانی، علاقائی، مذہبی اور نسلی ابلیسی تعصّبات نے مسلم امہ کا شیرازہ بکھیر کے رکھ دیا ہے۔** ذات برادریوں اور پیشوں میں منقسم مسلم امہ تفریق کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب چکی ہے۔ حضور سرور کائنات کا فرمان ہے کہ علم میرا ہتھیار ہے۔ کاش مسلم امہ حضور کے فرمان کی روشنی میں علم کے حصول کو فوقیت دیتی تو آج یہود و ہنود اور نصاریٰ کی سازشوں کا شکار ہو کر ذلیل و خوار نہ ہو رہی رہتی۔''

آگے چل کر مضمون کے کالم نمبر 1 میں بھی لکھتے ہیں: ''آج جو افتاد مسلمانوں پر آن پڑی ہے۔ اس میں سے نکلنے کے لئے ماسوائے اللہ تعالیٰ کی ذات

اقدس کے اور کوئی نظر نہیں آ رہا ہے۔ یہ آگ اور خون کا شیطانی کھیل مسلمانوں کے ساتھ نہ جانے کب تک کھیلا جاتا رہے گا۔“

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 22/اکتوبر 2004ء)

❁...... 10۔ لیجئے دسواں حوالہ جماعت اسلامی کے ایک لیڈر اور عالم پروفیسر خورشید احمد کے مضمون ”کشمیر پر کمانڈ وصدر کی پالیسی“ کا پڑھتے ہیں جو نوائے وقت میں مورخہ 7/دسمبر 2004ء کو شائع ہوا ہے۔ (ادارتی صفحہ) پروفیسر خورشید احمد اپنے مضمون کا آغاز ان افسوسناک سطور سے کرتے ہیں:

”اک نشتر زہر آگیں رکھ کر نزدیک رگِ جاں بھول گئے!

امتِ مسلمہ کے مصائب اور آرام کی آج کوئی انتہا نہیں ہے۔ ہر سطح پر بگاڑ ہے اور سارا جسم زخم زدہ ہے۔ گویا ”تن ہمہ داغ داغ شد“ کی کیفیت ہے“۔

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 7/دسمبر 2004ء)

❁...... 11۔ ”نوائے وقت“ کے ایک معروف اور علم دوست مضمون نگار اور گولڈ میڈلسٹ تحریکِ پاکستان چوہدری ایم اے شیدا ایڈووکیٹ اپنے مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 16/دسمبر 2004ء میں دکھ کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

”قدرت بار بار مسلمانوں پر مختلف صورتوں میں اپنا عذاب نازل کر رہی ہے۔ اس قوم کے اندر پائے جانے والے افتراق کی بدولت سقوطِ بغداد سے لے کر سقوطِ ڈھاکہ تک کے کئی عظیم حادثات رونما ہو چکے ہیں۔ فتنے اب بھی ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔ اسلام سے دوری کی کیفیت متواتر وہی ہے۔ یہ تمام المیے قدرت کی جانب سے ہمارے لئے انتباہ ہیں۔“

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 16/ دسمبر 2004ء)

امید ہے کہ عابد نظامی صاحب اور ان کے ہم خیالوں کو ملک کے چوٹی کے اہلِ علم وقلم کے بیان کردہ واضح و تلخ حقائق وتفصیلات کے آئینے میں اپنے سمیت موجودہ مسلمان قوم و ملت کی تصویر نظر آ گئی ہوگی۔ اب عابد نظامی صاحب اپنے کچھ اور بڑوں کی باتوں پر دھیان دیں۔

❁...... **1**۔ پاکستان میں سب سے بڑا دینی اجتماع رائے ونڈ میں ہوتا ہے۔ جس میں ہر سال لاکھوں افراد شریک ہوتے ہیں جن سے تبلیغی جماعت کے اکابر خطاب کرتے ہیں۔ ہم گزشتہ تین سالوں کے ان اجتماعات سے قائدین کے خطابات کے کچھ حصے قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

(الف) نوائے وقت مورخہ 28/اکتوبر 2002ء کے صفحہ 1 کی سرخیوں کی صفحہ 9 سے کچھ تفصیلات:

”مولانا زبیر الحسن کی دعا سے قبل امیر جماعت حاجی عبدالوہاب کی آخری خصوصی بیان ہوا۔ جس کے دوران انہوں نے کہا کہ **جب تک دلوں میں ایمانی قوت مضبوط نہیں ہوگی حکمران بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کی تاریخ گواہ ہے کہ طالبان نے زبردستی اسلام نافذ کرنے کی کوشش کی اور پھر ان کے جانے کے بعد اسلام غائب ہو گیا۔** مردوں نے داڑھیاں صاف کروائیں اور عورتوں نے نقاب اتار دیئے۔ اسلام زبردستی نہیں پھیلا۔ اسلام کو دلوں میں اتارنے کی ضرورت ہے۔“ (نوائے وقت 28/ اکتوبر 2002ء صفحہ 9 سرخی۔ تبلیغی اجتماع)

(ب) تبلیغی اجتماع دسمبر 2003ء کی رپورٹ:

”اللہ تعالیٰ کی یہ عادت جاریہ ہے کہ جب انسانوں میں گمراہی، بداعمالی، بدکرداری اور آخرت سے غفلت عام ہو جاتی ہے اور خالق کی بجائے مخلوق سے اور اعمال کی بجائے مادی شکلوں سے کامیابی کا تصور اور یقین دلوں میں بیٹھ جاتا ہے تو اللہ رب العزت محض اپنے لطف وکرم سے انسانوں کی ہدایت کا غیب سے انتظام فرما دیتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار تبلیغی اجتماع کے دوسرے روز ہفتے کے دن نماز فجر کے بعد مولانا سعد کر رہے تھے...... صد حیف کہ اس وقت امتِ مسلمہ کی کشتی بھی گمراہی کے سمندر میں ڈوبے جا رہی ہے............ نماز ظہر کے بیان میں مولانا احمد لاٹ آف انڈیا نے کہا **کہ مسلمان عام طور پر جس حالت میں مبتلا ہیں وہ اس کی متقاضی ہے کہ انہیں از سرِ نو اسلام کی دعوت دی جائے اور پھر سے اسی طرح مسلمان بنایا جائے جس طرح حضور پاکؐ نے اہلِ عرب کو بنایا تھا۔** ان کا اخلاقی تنزل، ان کی دینی سرد مہری، ان کی احکام اسلام سے غفلت، ان کی قوتوں کا انتشار، ان کے خیالات کی پراگندگی، ان کا مختلف راستوں پر بھٹکنا اور رہبر و رہزن میں امتیاز کئے بغیر ہر پکارنے والے کی آواز پر دوڑ چلنا۔ یہ سب نتائج ایک چیز کے ہیں کہ قوم لا الہ الا اللہ کے مرکز سے ہٹ گئی ہے اسی لئے مسلمان پوری دنیا میں ذلیل وخوار ہو رہے ہیں ...... مولانا طارق جمیل نے حلقہ خواص میں اپنے خصوصی بیان میں کہا کہ مسلمانوں کی موجودہ غیر اسلامی زندگی کا ایک نتیجہ تو اس دنیا میں ظاہر ہو رہا ہے کہ جو قوم اپنی اسلامی اور ایمانی زندگی میں قلت تعداد اور بے سروسامانی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مدد سے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتوں پر بھاری تھی اور اللہ نے جسے تسخیر عالم کی طاقت بخش رکھی تھی، اب وہ دنیا کی کمزور ترین قوم اور آج اس کا کوئی وقار اور وزن نہیں رہا بلکہ اللہ کی سرزمین کے بعض حصوں میں تو وہ اتنی کمزور اور اس قدر ذلیل وخوار ہے کہ دوسری کوئی قوم اتنی بے وقعت نہیں...... مولانا زکریا آف انڈیا نے کہا کہ عالم اسلام کو درپیش مسائل میں سب سے اہم مسئلہ دین سے روگردانی ہے۔ اس وقت لوگ مال کے پیچھے بھاگ رہے ہیں ...... ہماری زندگیوں میں سکون، آرام اور قناعت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ ہوس اور حرص کی آگ نے ہمیں کوئلہ بنا کر رکھ دیا ہے“۔

(نوائے وقت 7/ دسمبر 2003ء صفحہ 1، صفحہ 13)

2۔ خطبۂ حج کی رپورٹ

”میدان عرفات، مکہ مکرمہ، خطیبِ حج عبدالعزیز بن عبداللہ الشیخ مفتی اعظم سعودی عرب نے بدھ کے روز یہاں خطبہ حج دیتے ہوئے ...... علماء کرام سے کہا کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف کفر کا فتویٰ دینا بند کریں کسی کو بدعتی نہ کہیں۔ الزام تراشی نہ کریں...... اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے خطیبِ حج نے کہا کہ **ہر مسلمان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے کو مطعون کرے۔ کسی کو بدعتی کہے۔ کسی پر کفر کے فتوے لگائے۔** یہ کام تو صرف ایسے لوگ ہی کر سکتے ہیں جو واقعی صاحبِ علم ہی نہیں اہل بصیرت بھی ہیں...... آج امت کے زوال کے اسباب پر غور کیا جائے تو بڑا سبب یہ ہے کہ دین سے دوری ہو رہی ہے۔ وہ دینی علوم سے بھی صرف نظر کر رہی ہے۔ اس لئے پیچھے رہ گئی ہے...... علمائے کرام کا فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کو کافر، فاسق اور بدعتی نہ کہیں، **کافر قرار دینے کا حق ہر کسی کو نہیں دیا جا سکتا۔ اس کے لئے گہرے علم کی ضرورت ہے** لہٰذا ایک دوسرے کو بِلا سوچے سمجھے کافر قرار دینے سے گریز کیا جائے۔“

(نوائے وقت مورخہ 16/ مارچ 2000ء صفحہ 1، صفحہ 8)

3۔ ”افضل ترین امت اس وقت سب سے زیادہ ذلیل اور لاچار ہے۔“ (امام کعبہ)

”امام کعبہ الشیخ عبداللہ بن السبیل نے کہا کہ یہ بات انتہائی افسوسناک ہے کہ اس وقت پوری دُنیا میں سب سے زیادہ لاچار اور ذلیل وخوار امت ہے تو وہ افضل ترین امتِ مسلمہ ہے...... امامِ کعبہ نے کہا کہ مال واسباب اور وسائل میں سب سے آگے ہونے کے باوجود اُمتِ مسلمہ کفار کی دست نگیں بن گئی ہے۔ وجہ صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات سے رُوگردانی ہے۔ امامِ کعبہ نے کہا کہ اُمتِ مسلمہ کی اس لاپرواہی کی وجہ سے ذلت وپستی جو کفار کا مقدر تھی، آج امتِ مسلمہ کو پریشان کئے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ شرک و بدعت اور خرافات کی وجہ سے مسلمان دین سے دور ہو چکے ہیں۔ دُنیا کی محبت اور مال و دولت کے لالچ نے انہیں گھیر رکھا ہے۔“ (نوائے وقت مورخہ 16/ جنوری 2002ء صفحہ آخر، صفحہ 8)

۴۔ موجودہ امام خانہ کعبہ شیخ صالح بن حمید کا فیصل مسجد میں خطبہ جمعہ

(الف) ”اسلامی امت اس وقت جس کمزوری انتظار اور شکست خوردگی کے احساس سے دوچار ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اکثر خطوں میں اس کے افراد بے سمتی اور ناکامی کی صورتحال کا شکار ہیں۔...... اس وقت مسلمان جس صورتحال سے دوچار ہیں اور جن فتنوں اور مظالم کا سامنا کر رہے ہیں۔ یہ بات اس کی متقاضی ہے کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ اس صورت حال کا تجزیہ کریں......“ (نوائے وقت مورخہ 4/دسمبر 2004ء صفحہ 1، صفحہ 8)

ہٹ دھرم مخالفین احمدیت کے لئے لمحۂ فکریہ

قارئین کرام ہمارے پیش کردہ تمام مستند حوالے پڑھ چکے ہیں۔ یہ آج کل کے اکابر مسلم زعماء اور مانے ہوئے اہل علم وقلم کی جچی تُلی آراء اور افکار ہیں جو انہوں نے اپنے گہرے مشاہدے اور تجربے سے دکھتے دل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ یہ اہل علم وقلم حضرات ملک وملت کے مختلف میدانوں اور قریباً تمام طبقوں کی نمائندگی کرنے والی معروف و باخبر شخصیات اور قلمکار ہیں۔ یعنی علماء اور مقررین، ڈاکٹرز اور پروفیسرز اور دانشور اور سیاستدان اور مختلف ماہرین و مدبّرین، سفارتکار، نقاد اور علمی وادبی شخصیات۔ اب کیا ہمارے تمام مخالفین کے لئے یہ لمحۂ فکریہ نہیں ہے کہ وہ پوری ذمہ داری اور دردمندی سے سوچیں کہ آج دنیا بھر کے مسلمان اس بے بسی اور ناامیدی کے گرداب سے کیسے نکل سکتے ہیں۔

اس زمانے کے مامور حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے تو آج سے سو برس پہلے یہ نکتہ سمجھا دیا تھا۔ ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو!
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

بینا آنکھوں سے دیکھئے

ہمارے مخالفین خدا خوفی اور غیر جانبداری سے کام لیتے ہوئے غور اور فکر کریں کہ اہل علم ونظر کی مندرجہ بالا تحریروں اور روزمرہ کے حالات اور تجربات کے مطابق ساری امتِ مسلمہ روز بروز دینی ودنیاوی اور معاشرتی لحاظ سے تنزل اور ناکامی کی طرف جا رہی ہے جس میں دہشت گرد اور قاتل اور دھوکہ باز اور ظالم اور غاصب اور ناکام لوگوں کی بھرمار ہے۔

پھر یہ بھی غور اور تدبّر کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جو جان و دل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب حضرت خاتم النبیینؐ پر دل و جان سے ایمان رکھتی ہے اُس میں مندرجہ بالا قماش کے ننگِ وطن و ننگِ دین و ننگِ انسانیت لوگ سننے اور دیکھنے میں نہیں آتے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ ہی دنیا بھر میں واحد الٰہی جماعت ہے۔ ایسی الٰہی جماعت جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے ربّانی امام اور آسمانی خلیفہ کی نگرانی میں کل عالم میں اسلام کا پرچار کر رہی ہے۔ روحانیت اور انسانیت کا بول بالا کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک مضبوط رشتۂ اخوت میں بندھی ہوئی ہے۔ بفضلہٖ جماعتِ احمدیہ قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہے اور اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اس کی کتاب کے معیار کے مطابق کامیاب و کامگار ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے سچے مسلمانوں کا طرۂ امتیاز قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے جو مسلمانوں کی سچی جماعت اور گمراہ گروہ کے درمیان فیصلہ کن معیار طے کرتا ہے۔

سچے مسلمانوں کی دو بنیادی صفات اور علامتیں

1۔ سورہ آل عمران رکوع نمبر 12 میں فرمایا:

”تم سب سے بہتر امت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔“

2۔ سورۃ فتح رکوع نمبر 4 میں فرماتا ہے:

”محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے لئے سخت ہیں۔ لیکن آپس میں ایک دوسرے سے ملاطفت (یعنی بھلائی اور مہربانی) کرنے والے ہیں۔“

قرآن کریم کے اس ارشاد کی وضاحت میں حضرت رحمۃ للعالمینؐ نے حجۃ الوداع کے مبارک موقع پر نصیحت و وصیت فرمائی ”ایک مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔“ یہ حدیث مبارکہ بخاری شریف کتاب الایمان میں بھی موجود ہے۔

خدائی نصرت کس کے ساتھ ہے؟

اب ہمارے مخالفین بشمول عابد نظامی صاحب خود فیصلہ کریں کہ قرآنِ کریم کے فرمان اور معیار کے

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

روحانی فیض اٹھانے کے لئے رحمان خدا کی طرف توجہ اور اس کا خوف ضروری ہے

دنیا کوتباہی سے بچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ لوگ رحمان خدا کو سمجھیں ورنہ رحمان خدا کے احسانوں کی قدر نہ کرنے کی وجہ سے ایسے عذابوں میں مبتلا ہوں گے جو کبھی بیماریوں کی صورت میں آتا ہے، کبھی ایک دوسرے کی گردنیں مارنے کی صورت میں اور کبھی ایک قوم دوسری قوم پر ظالمانہ رنگ میں چڑھائی کر کے ان سے ظالمانہ سلوک کر کے عذاب کو دعوت دیتی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمینی اور سماوی عذاب آتے ہیں۔

جرمنی سے باہر کی مستورات کی خواہش پر انہیں بھی مسجد برلن کی تعمیر میں چندہ دینے کی اجازت۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے اس مسجد کی تعمیر مکمل کروا دے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 19رجنوری2007ء بمطابق19رصلح1386ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ-

(سورة يٰس:12)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر، مختلف حوالوں سے اپنی صفت رحمانیت کی شان بیان فرمائی ہے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی ایک خطبہ میں بتا چکا ہوں کہ رحمٰن کا کیا مطلب ہے، کیونکہ اس کو چار پانچ ہفتے گزر گئے ہیں اس لئے مختصراً دوبارہ بیان کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن سے مراد ایسی رحمت، مہربانی اور عنایت ہے جو ہمیشہ احسان کے طور پر ظاہر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی صفت کی وجہ سے بلا تمیز مذہب وقوم ہر انسان کو اپنے اس احسان سے فیض پہنچا رہا ہے بلکہ ہر جاندار اس سے فیض حاصل کر رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ آپ ہی ہر ایک ذی روح کو اس کی ضروریات جس کا وہ حسبِ فطرت محتاج ہے عنایت فرماتا ہے اور بن مانگے اور بغیر کسی کوشش کے مہیا کر دیتا ہے۔ آپ نے مزید کھول کر فرمایا کہ جاندار کی ضروریات اس کی فطرت کے مطابق جو بھی ہیں ان کو مہیا فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس احسان کی مزید وضاحت ہو گئی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ دوسری خوبی خدا تعالیٰ کی جو دوسرے درجہ کا احسان ہے جس کو فیضان عام سے موسوم کر سکتے ہیں رحمانیت ہے جس کو سورۃ فاتحہ کے الرحمٰن کے فقرے میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن شریف کی اصطلاح کی روح سے خدا تعالیٰ کا نام رحمٰن اس وجہ سے ہے کہ اس نے ہر ایک جاندار کو جن میں انسان بھی داخل ہے اس کے مناسب حال صورت اور سیرت بخشی۔ یعنی جس طرز کی زندگی اس کے لئے ارادہ کی گئی اس زندگی کے مناسب حال جن قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی یا جس قسم کی بناوٹ، جسم اور اعضاء کی حاجت تھی وہ سب اس کو عطا کئے اور پھر اس کی بقا کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ اس کے لئے مہیا کیں۔ پرندوں کے لئے پرندوں کے مناسب حال اور چرندوں کے لئے چرندوں کے مناسب حال اور انسانوں کے لئے انسان کے مناسب حال طاقتیں عنایت کیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزارہا برس پہلے بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے اجرام سماوی اور ارضی کو پیدا کیا تا وہ ان چیزوں کے وجود کی محافظ ہوں۔ پس اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت میں کسی کے عمل کا دخل نہیں بلکہ وہ رحمت محض ہے جس کی بنیاد ان چیزوں کے وجود سے پہلے ڈالی گئی۔ ہاں انسان کو خدا تعالیٰ کی رحمانیت سے سب سے زیادہ حصہ ہے کیونکہ ہر ایک چیز اس کی کامیابی کے لئے قربان ہو رہی ہے۔ اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا کہ تمہارا خدا رحمٰن ہے۔

پس یہ اتنا بڑا احسان ہے کہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور شعور عطا فرمایا ہے، اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی اس صفت رحمانیت کی وجہ سے اس کے آگے جھکے رہنے والا بنا رہنا چاہئے۔ لیکن عملاً انسان اس کے بالکل الٹ چل رہا ہے۔ انسانوں کی اکثریت اپنے خدا کی پہچان سے بھٹکی ہوئی ہے۔ فیض اٹھاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں۔ اپنی رحمانیت کے صدقے اللہ تعالیٰ دنیا میں انبیاء بھیجتا ہے جو لوگوں کو بشارت بھی دیتے ہیں، ڈراتے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت پا کر نیک اعمال کی طرف رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ اس کی عبادت کے طریقے بھی بتاتے ہیں۔ لیکن اکثریت اپنی اصلاح کی طرف مائل نہیں ہوتی۔ اور پھر اس بات پر نبی اپنے دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں کہ قوم کو یہ کیا ہو گیا ہے؟ اور سب سے زیادہ تنگی ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ سلم نے محسوس کی۔ جس پر اللہ تعالیٰ کو یہ کہنا پڑا کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء:4) یعنی شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال لے گا کہ یہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ پس آپؐ کا یہ احساس آپؐ کے اس مقام کی وجہ سے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو رحمۃ للعالمین بنا کے بھیجا تھا۔ اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کا خاصہ تھا۔ بہرحال یہ رحمان خدا کا اپنے بندوں پر احسان ہے کہ وہ دنیاوی ضرورتیں بھی بن مانگے پوری کرتا ہے اور روحانی ضرورتیں بھی پوری کرتا ہے۔ پھر اگر کوئی ان کی قدر نہ کرے، ان کو نہ پہچانے، ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو ایسے لوگ پھر خود ہی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ نبی کی تعلیم اور نبی کا درد ایسے لوگوں کے کسی کام نہیں آتا۔ پس روحانی فیض اٹھانے کے لئے رحمٰن خدا کی طرف توجہ اور اس کا خوف ضروری ہے۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ (سورة يٰس:12) تُو صرف اسے ڈرا سکتا ہے جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور رحمٰن سے غیب میں ڈرتا ہے۔ پس اسے ایک بڑی مغفرت کی اور معزز اجر کی خوشخبری دے دے۔

پس اللہ تعالیٰ جو رحمان ہے، اپنے بندے پر انعام و احسان کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اس نے اپنے انعامات کے ساتھ خوبصورت تعلیم اور نصیحت بھی لوگوں کے سامنے رکھ دی اور فرمایا کہ تمہارے اوپر زبردستی کوئی نہیں اگر ان احسانوں کو یاد کر کے جو مَیں تم پر کرتا ہوں میری نصیحت پر عمل کرتے ہو، غیب میں بھی میرے پہ ایمان کامل ہے تو ان احسانوں میں مزید اضافہ ہو گا۔ تمہارے لئے دنیا و آخرت میں انعامات مزید بڑھیں گے، مزید خوشخبریاں ملیں گی جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر ڈھانپے رکھے گی اور اس سے تم اللہ تعالیٰ کے مزید قریب ہونے والے بنو گے۔

اس کے لئے کیا طریق اختیار کرنے ہیں۔ یہ جو طریق ہیں، یہ اب آگے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت میں بیان ہوں گے۔ بہرحال یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا اظہار خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا بھی ہے۔ اور تمہارا کام یہ ہے کہ جو پیغام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور جس کو لے کر آج آپؐ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوئے، اس پیغام کو ہم آگے پہنچاتے رہیں اور لوگوں کے دلوں پر اثر نہ ہونے کی وجہ سے مایوس نہ ہوں۔ کئی ایسے ملیں گے جن کے دل اس طرف مائل ہوں گے۔ چاہے وہ قلیل تعداد میں ہی ہوں جو رحمٰن خدا سے ڈرنے والے ہیں، اس کے شکر گزار ہیں۔ اس لئے یہ پیغام پہنچاتے چلے جانا ہے اور یہ پیغام دوسروں کے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی، ان قبول کرنے والوں کے لئے بھی اور پہنچانے والوں کے لئے بھی مغفرت اور مزید انعاموں کا ذریعہ بن جائے گا۔ پس ہمارا ایمان بالغیب بھی اُس وقت اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا اقرار کرنے والا ہوگا جب ہم اپنے اندر بھی خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں گے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے، خالصتاً للہ اس پیغام کو آگے پہنچاتے چلے جائیں گے۔ راستے کی کوئی روک ہمارے لئے اِس کام کو بند کرنے والی نہیں ہونی چاہئے۔ ختم کرنے والی نہیں ہونی چاہئے، یہی ایک مومن کا خاصّہ ہونا چاہئے۔

دنیا کو تباہی سے بچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ لوگ رحمٰن خدا کو سمجھیں ورنہ رحمٰن خدا کے احسانوں کی قدر نہ کرنے کی وجہ سے ایسے عذابوں میں مبتلا ہوں گے جو کبھی بیماریوں کی صورت میں آتا ہے۔ کبھی ایک دوسرے کی گردنیں مارنے کی صورت میں آتا ہے۔ کبھی ایک قوم دوسری قوم پر ظالمانہ رنگ میں چڑھائی کر کے ان سے ظالمانہ سلوک کر کے عذاب کو دعوت دیتی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمینی اور سماوی عذاب آتے ہیں۔ پس دنیا کو ان عذابوں سے بچانے کی کوشش کرنا ہمارا کام ہے، جس کا بہترین ذریعہ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑنا ہے کیونکہ مُردوں کو زندگی دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ پس یہ ایک بہت بڑا فرض ہے جو احمدیت میں شامل ہونے کے بعد ہم پر عائد ہوتا ہے۔ اپنے اپنے ماحول میں، اپنے عمل سے بھی اور دوسرے ذرائع سے بھی رحمٰن خدا کا یہ پیغام پہنچائیں۔ اس انعام کا دوسروں کے سامنے بھی اظہار کریں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے اور یہ کرنے سے ہی پھر ہم بھی رحمٰن خدا سے ڈرنے والوں میں شمار ہوں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہی، اللہ تعالیٰ کا ایسا خوف جو اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے ہو، اس کا یہ پیغام پہنچا رہے ہوں گے۔

قرآن کریم میں رحمٰن کے حوالے سے ہی ذکر ملتا ہے کہ کس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو پیغام پہنچایا اور کس طرح نصیحت فرمائی۔ فرماتا ہے یٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِالشَّیْطٰنَ۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا۔ یٰٓاَ بَتِ اِنِّیٓ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّکَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَکُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا (مریم:45-46) اے میرے باپ شیطان کی عبادت نہ کر، شیطان یقیناً رحمٰن کا نافرمان ہے۔ اے میرے باپ یقیناً مَیں ڈرتا ہوں کہ رحمٰن کی طرف سے تجھے کوئی عذاب پہنچے۔ پس تو اس وقت شیطان کا دوست نکلے۔

آج دنیا میں قسم ہا قسم کی بت پرستی ہے۔ اس بت پرستی میں ڈوب کر لوگ شیطان کی عبادت کر رہے ہیں۔ رحمٰن خدا کو سب بھول چکے ہیں یا کہنا چاہئے اکثریت بھول چکی ہے۔ اس طرف کسی کی نظر جانے کو تیار نہیں کہ رحمٰن خدا کا شکر گزار بنے، مغرب اور یورپ کی دیکھا دیکھی مسلمان کہلانے والے بھی رحمٰن سے عملاً تعلق توڑ چکے ہیں۔ آج اس کے نتیجے بھی ہم دیکھ رہے ہیں۔ دنیا اور دنیا کی ہوا و ہوس سب سے پہلے ان کا مطمح نظر بن چکی ہے۔

آخرین کے زمانے کی اس نشانی کا اللہ تعالیٰ نے نقشہ کھینچا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوًا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِماً (الجمعۃ:12) یعنی جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ یہ نقشہ اس زمانے کے لوگوں کا ہے جو آج کا موجودہ زمانہ ہے، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔ جب خدا کا مسیح پکار پکار کر کہہ رہا ہے، خدائے رحمٰن کا واسطہ دے کر کہہ رہا ہے کہ خدائے رحمٰن کی طرف آؤ۔ جس چیز کو تم بہترین سمجھ رہے ہو۔ وہ بہترین نہیں ہے بلکہ تمہیں تباہی کی طرف لے جانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر نظر رکھو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اور پھر آپؐ کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے، مسیح محمدی کے ذریعہ سے پہنچایا ہے کہ قُلْ مَا عِنْدَاللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ (الجمعۃ:12) تو کہہ دے جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہتر ہے۔ پس آج بھی دنیا اپنی جھوٹی روایات، اَناؤں اور مفادات کی وجہ سے رحمٰن خدا کو بھول کر اُن معبودوں کی عبادت کر رہی ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں معبود بنا کر پیش کئے ہوتے ہیں۔ زمانے کے امام کا انکار بذات خود شیطان کی گود میں گرانے والا ہے اور شیطان کے ورغلانے میں آنے والا ہر انسان پھر اسی صفت سے متصف ہو جاتا ہے جو شیطان کی ہے۔ اور شیطان کے ورغلانے میں آنے والا پھر اللہ تعالیٰ سے تعلق توڑ دیتا ہے، پھر اس کا رحمٰن خدا سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ رحمٰن سے تعلق توڑو گے تو لازماً اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ شیطان سے تعلق جڑے گا اور شیطان سے تعلق جوڑنا یہی شیطان کی عبادت ہے۔ یہی دلوں کے بت ہیں جو رحمٰن خدا سے دور کرتے ہیں، جن میں دُنیا کا خوف زیادہ ہے اور رحمٰن کا خوف کم ہے یا بالکل ہی نہیں ہے۔

پس اس لحاظ سے بھی بڑی باریکی سے ہمیں بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ جہاں ہم دوسروں کو بتاتے ہیں وہاں ہمیں بھی اپنے آپ کو دیکھنا پڑے گا۔ بڑے خوف کا مقام ہے کہ کون سی ایسی بات کہیں ہو جائے، ہمارے منہ سے نکل جائے یا ہمارے عمل سے ظاہر ہو جائے جو رحمٰن خدا کو ناراض کرنے والی ہو۔ بڑی بڑی باتیں نہیں ہیں بعض بہت چھوٹی چھوٹی باتیں بھی ہیں جو ناراض کرتی ہیں۔ ہم جب اپنے آپ کو دیکھیں گے اپنے عمل صحیح کریں گے تبھی ہم صحیح طور پر پیغام پہنچا سکیں گے۔ مثلاً بظاہر چھوٹی بات ہے۔ اس کا ایک حدیث قدسی میں ذکر ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے رِحم کو فرمایا کہ کیا تو یہ پسند نہیں کرتا ہے کہ مَیں اس سے تعلق جوڑوں جو تجھ سے تعلق جوڑے اور اس سے تعلق کاٹ دوں جو تجھ سے تعلق کاٹے۔ اس نے کہا کیوں نہیں، اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ پس اسی طرح ہوگا۔ تو رحم کیا ہے؟ رحم ہے رحمی رشتے۔ پس آج ہم آپس کے رشتے نہیں نبھاتے، تعلق نہیں نبھاتے تو ان کو نہ نبھا کر رحمٰن خدا کی نافرمانی کر رہے ہوتے ہیں۔ اور رحمٰن خدا نے فرمایا کہ جو ان رحمی رشتوں کو توڑے گا اس سے میں بھی تعلق توڑوں گا۔ خدا تعالیٰ کی نافرمانی پھر یقیناً شیطان کی طرف لے جانے والی ہے۔ اگر انسان چھوٹی چھوٹی چیزوں پر بھی غور کرے اور پھر ان برائیوں پر غور کرے اور ان کو نکالنے کی کوشش کرے تو تبھی وہ رحمٰن خدا کا قرب پانے والا بن سکتا ہے ورنہ یہی چیزیں بڑھتے بڑھتے پھر دل کو سیاہ کر دیتی ہیں۔ اور رحمٰن کی روشنی سے خالی کر کے پھر شیطان کے اندھیروں کو دل میں بسا لیتی ہیں۔ اور پھر ایک شخص جو بظاہر خدا کی عبادت کر رہا ہوتا ہے رحمٰن کی عبادت کرنے والا نہیں رہتا بلکہ شیطان کی جھولی میں گر جاتا ہے۔ اور پھر شیطان کی جھولی میں گرنے والے کو وارننگ ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو وارننگ دی تھی۔ اس کے الفاظ یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں محفوظ کر لئے جو مَیں نے بتائے ہیں اور رہتی دنیا تک یہ رحمٰن خدا سے پرے ہٹے ہوئے لوگوں کے لئے وارننگ ہے کہ باوجود اس کے کہ خدا رحمٰن ہے اور رحمٰن کی تعریف ہم دیکھ آئے ہیں بندوں پر احسان کرنے والا اور بغیر کسی وجہ کے احسان کرنے والا۔ کوئی اجر نہیں لے رہا بلکہ احسان ہے اس نے اپنے بندوں کے لئے انعامات اور احسانات کی بارش برسائی ہوئی ہے لیکن اس کے حکموں پر نہ چل کر تم اس کی نافرمانی کے مرتکب ہو رہے ہو۔ اور اس کا نتیجہ عذاب کی شکل میں بھی نکل سکتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو وارننگ دی۔

اگر ایک ذی شعور عقلمند انسان غور کرے تو دیکھے گا کہ آجکل مختلف صورتوں میں انسانیت پر جو عذاب آ رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن ہے تو اس کے ساتھ دوسری صفات بھی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں شرک معاف نہیں کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس کی اس طرح وضاحت فرمائی ہے کہ ظاہری بتوں کا شرک نہیں ہے۔ بلکہ قسم ہا قسم کے مخفی شرک بھی ہیں جو انسان نے اپنے دل میں بٹھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی جب ہم غور کریں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ پتہ نہیں کون سی بات ہے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی بن جائے۔ یہاں بظاہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کو رحمٰن خدا کے حوالے سے ڈرانا عجیب لگتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کی اور صفات بھی ہیں۔ تو جب ایک انسان اس کے باوجود کہ خدا تعالیٰ بے انتہا نوازنے والا ہے انعامات دینے والا ہے اور بغیر مانگے دینے والا ہے جب اس سے تعلق توڑتا ہے تو پھر اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی جو دوسری صفات ہیں جن میں سزا دینا بھی ہے ان کے نیچے آ جاتا ہے۔ تو یہ انسان کی انتہائی بدبختی ہے کہ جو ایسے رحمان خدا کے عذاب کا مورد بنے جس نے دنیاوی سامان بھی ہمیں اپنی زندگی گزارنے کے لئے مہیا فرمائے اور روحانی بہتری کے لئے بھی اپنے مقرب بندے دنیا میں بھیجتا رہتا ہے۔ اور اس زمانے میں ہم گواہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ

میراج
ہوٹل اینڈ بینکویٹ ہال لاہور
MIRAGE
HOTEL
LAHORE
Stay with Comfort
21 Lake Road, Old Anarkali, Lahore.
Tel: 042-7238133-35 7238126-27 Fax: 042-7246344
www.miragelahore.com
Email: reservations@miragelahore.com
Email your Reservation now!

الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر یہ احسان عظیم ہم پر کیا ہوا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی دوسری صفات بھی ہیں اور جب انسان صفت رحمانیت کی حدود سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر ایسی صفات بھی اپنا جلوہ دکھاتی ہیں جن میں سختی بھی ہے۔ مثلاً جیسے اللہ تعالیٰ کی صفت جبار بھی ہے قہار بھی ہے تو جب انسان باوجود اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں کے احسان فراموشی کرتا چلا جائے گا تو بعض دفعہ پھر اللہ تعالیٰ کی ان حدود کو پھلانگے گا جہاں جانے سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ قہری جلوے بھی دکھاتا ہے۔ اس کا مَیں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں کہ پھر وہ جلوہ زلزلوں اور دوسری آفات کی صورت میں بھی ہوتا ہے۔ یہاں صفت رحمانیت پر اعتراض نہیں آتا بلکہ انسان کے یہ اپنے اعمال کا نتیجہ ہے جب وہ شر پر اصرار کرتا چلا جائے گا، شر سے باز نہیں آئے گا تو پھر اللہ تعالیٰ سزا بھی دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’پس آدمی کو لازم ہے کہ توبہ واستغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے۔ ایسا نہ ہو بداعمالیاں حد سے گزر جاویں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لاویں‘‘۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ (الزلزال:9) یعنی جو شخص ایک ذرہ بھی شرارت کرے گا وہ اس سزا کو پائے گا‘‘۔ یہ لکھ کے آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’پس یاد رہے کہ اس میں اور دوسری آیات میں کچھ تناقض نہیں ہے کیونکہ اس شر سے وہ شر مراد ہے جس پر انسان اصرار کرے‘‘۔ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ مَیں بخشوں گا میں رحمان ہوں اور یہاں شر کی سزا دے رہا ہے۔ بلکہ فرماتے ہیں کہ یہاں شر سے مراد ایسا شر ہے جس پر انسان اصرار کرتا رہے ’’اور اس کے ارتکاب سے باز نہ آوے اور توبہ نہ کرے، اسی غرض سے اس جگہ شر کا لفظ استعمال کیا ہے نہ ذنب کا۔ تا معلوم ہو کہ اس جگہ کوئی شرارت کا فعل مراد ہے جس سے شریر آدمی باز آنا نہیں چاہتا ورنہ سارا قرآن شریف اس بارے میں بھرا پڑا ہے کہ ندامت اور توبہ اور ترک اصرار اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے‘‘۔ (چشمۂ معرفت۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 689) پس اللہ تعالیٰ تو بن مانگے احسان کرنے والا ہے۔ مانگنے والے کو تو بے شمار نوازتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے لگے تو رحمٰن کا لفظ جب آپ کے مبارک منہ سے نکلتا تھا تو آپؐ بے چین ہو کر ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگتے تھے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا، آخر کسی صحابی نے جو وہاں موجود تھے پوچھا کہ حضور! اس طرح بے چین ہونے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ جب مَیں رحمٰن لفظ پہ پہنچتا ہوں تو اس لفظ پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوق پر بے شمار انعاموں اور احسانوں کو یاد کر کے اس بات پر بے چین ہو جاتا ہوں کہ پھر بھی لوگ اس رحمٰن خدا کی سزا کے مورد بنتے ہیں تو یہ کس قدر ان کی بدبختی ہے۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے کہ ابو رافع نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق سے پہلے ہی یہ لکھ چھوڑا ہے کہ یقیناً میری رحمت میرے غضب پر فوقیت لے گئی ہے۔ یہ بات اس کے پاس عرش کے اوپر لکھی ہوئی ہے۔

(بخاری کتاب التوحید۔ باب قول اللہ تعالیٰ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ)

پھر ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قیدی آئے تو ان قیدیوں میں سے ایک عورت بچے کو دودھ پلا رہی تھی، جب وہ قیدیوں میں سے کسی بچے کو دیکھتی اس کو پکڑتی اپنے سینے کے ساتھ لگاتی۔ (اس کا شاید بچہ گُما ہوا تھا) اور اسے دودھ پلاتی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا، کیا تم گمان کر سکتے ہو یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے کہا نہیں۔ یہ کبھی اسے آگ میں نہیں پھینکے گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اس سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، جتنی یہ عورت اپنے بچے پر کرتی ہے۔ (بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ)

پس رحمٰن خدا سزا نہیں دے رہا، یا وہ بندے کو سزا نہیں دیتا یا رحمٰن خدا عذاب نازل نہیں کرے گا یا نہیں کرتا بلکہ انسان اپنی شرارتوں اور خدا کی نافرمانیوں کا مرتکب ہو کر قانون قدرت کے تحت دوسری صفات کے تحت آ کر جن میں سزا اور عذاب بھی ہے اس سزا اور عذاب کا مورد خود بن رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان احسانوں کا شکر ادا کرنے والا بنائے، نہ کہ ہم اس کے احسانوں کی کسی قسم کی ناشکری کر کے رحمٰن خدا سے دور جانے والے بن جائیں، اور یہی پیغام ہم نے دوسروں تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قابل بنائے کہ ہم صحیح طور پر یہ پیغام پہنچا سکیں تا کہ اس شرک کی وجہ سے جو آج دنیا کی اکثریت میں ہے دنیا کو عذاب کی وارننگ دے کر اس سے بچانے والے بن سکیں۔ دنیا کی بہت ہی بڑی اکثریت ہے جو عیسائی ہے، رحمٰن خدا کے ہی انکاری ہیں۔ خدا تعالیٰ کی اس صفت کا ادراک ہی نہیں رکھتے کہ وہ رحمٰن خدا ہے۔ اور اپنے اعمال اور اس کے آگے جھکنا ہی اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے والا ہے۔ نہ کسی دوسرے کی قربانی کام آئے گی، نہ نجات دلانے کے لئے رحمٰن خدا کے مقابل پر کسی بندے کو کھڑا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ تو صاف شرک ہے۔ جس کے بارے میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو وارننگ دی تھی۔ سورۃ مریم میں ہی عیسائیوں کے بارے میں یہ ذکر بھی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی وہ وارننگ بھی پہلے سورۃ مریم کی ہے۔ عیسائیوں کے بارے میں یہ کھول کر بیان کر دیا کہ رحمٰن کا بیٹا بنا کر انہوں نے اتنا بڑا شرک کیا ہے جس کی انتہا نہیں، قریب ہے کہ زمین آسمان پھٹ جائے۔ (یعنی خدا کو ہر کام کے لئے اپنے بیٹے کی مدد کی ضرورت ہے)۔ یہ اتنا خوفناک تصور ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کو لانے والا ہے۔ اللہ فرماتا ہے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا۔ لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْئًا اِدًّا۔ تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْہُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ ھَدًّا۔ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا وَمَا یَنْبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا۔ اِنْ کُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا (مریم:89-94) یعنی وہ کہتے ہیں رحمٰن نے بیٹا بنا لیا ہے۔ یقیناً تم ایک بہت بیہودہ بات بنا لائے ہو۔ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑے اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ لرزتے ہوئے گر پڑیں کہ انہوں نے رحمٰن کے لئے بیٹے کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ رحمٰن کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کوئی بیٹا اپنائے۔ یقیناً آسمانوں اور زمین میں کوئی نہیں مگر وہ رحمٰن کے حضور ایک بندے کے طور پر آنے والا ہے۔ ہر جو دنیا میں آیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے، بندہ ہے۔

آجکل یہ شرک انتہا کو پہنچا ہوا ہے اور یہی زمانہ تھا جب اس شرک کے ظاہر ہونے پر خدا تعالیٰ کی غیرت نے جوش میں آ کر اس ظالمانہ نظریہ کے خلاف مسیح محمدی کو کھڑا کرنا تھا۔ سو وہ کھڑا ہوا اور اس نظریہ کو پاش پاش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبعوث ہونا بھی رحمٰن خدا کا ہم پر احسان ہے جس کے لئے ہمیں شکر گزار ہوتے ہوئے، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے، اس پیغام کو دنیا تک پہنچانے میں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہ جو آیت ہے کہ تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْہُ .... دوسرے معنے یہ بھی ہیں کہ قیامت کبریٰ کے قریب عیسائیت کا زمین پہ بہت غلبہ ہو جائے گا۔ جیسا کہ آجکل ظاہر ہو رہا ہے اور اس آیت کریمہ کا منشاء یہ ہے کہ اگر اس فتنہ کے وقت خدا تعالیٰ اپنے مسیح کو بھیج کر اصلاح اس فتنہ کی نہ کرے تو فی الفور قیامت آ جائے گی اور آسمان پھٹ جائیں گے۔ مگر چونکہ باوجود اس قدر عیسائیت کے غلوّ کے اور اس قدر تکذیب کے .... قیامت نہیں آئی تو یہ دلیل اس بات پر ہے کہ خدا نے اپنے بندوں پر رحم کر کے اپنے مسیح کو بھیج دیا ہے کیونکہ ممکن نہیں خدا کا وعدہ جھوٹا نکلے۔

(تحفۂ گولڑویہ طبع اوّل صفحہ 113-114 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 206)

پس اب غلامانِ مسیح الزمان کا کام ہے کہ اس پیغام کو پہنچانے کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں اور خدا کے وعدہ کے مطابق اس کے اجر کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:-

گزشتہ جمعہ مَیں نے مسجد برلن کا ذکر کیا تھا کہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے یہ کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس پہ جو جرمنی سے باہر کی عورتیں ہیں ان کا بھی خیال ہے کہ اُس زمانے میں کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کام قادیان اور ہندوستان کے ذمہ کیا تھا جن میں سے بیشتر کی اولادیں پاکستان میں اور باہر کے دوسرے ممالک میں ہیں، اس لئے ان کو ثواب پہنچانے اور ہمیں بھی ثواب حاصل کرنے کے لئے اس کی اجازت دی جائے کہ ہم بھی اس میں حصہ لے سکیں۔ تو بہرحال عام تحریک تو مَیں نہیں کرتا لیکن یہ اجازت ہے کہ اگر کوئی احمدی عورت یا بچی اس مدّ میں اپنی خوشی سے چندہ دینا چاہیں تو بے شک دے دیں، کوئی روک نہیں ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ لجنہ اماء اللہ جرمنی بھی اس پہ کوئی اعتراض نہیں کریں گی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے اس مسجد کی تعمیر مکمل کروا دے کیونکہ مخالفت ابھی بھی زوروں پر ہے۔

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

بقیہ:دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
از صفحہ نمبر16

تلاوت وترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے جرمن زبان میں استقبالیہ تقریر پیش کی جس کا اردو ترجمہ مکرم راجہ محمد یوسف صاحب سیکرٹری امور خارجہ جرمنی نے پیش کیا۔ مکرم امیر صاحب نے اس مسجد کی تعمیر کی سعادت ملنے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر کیا۔ مسجد کے سنگ بنیاد کیلئے تشریف لانے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ مسجد اور مسجد کے تعمیری پلان کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا کہ مسجد خدیجہ ملک کے مشرقی حصہ میں بننے والی سب سے پہلی مسجد ہے، قطعہ زمین 4780 مربع میٹر ہے جو 14/مارچ 2006ء کو خرید کیا گیا۔ اس پر بننے والی عمارت 500 مربع میٹر پر مشتمل ہو گی، جس میں مردوں اور عورتوں کے نماز پڑھنے کیلئے دو ہال ہوں گے، جن میں دو سو پچاس افراد نماز ادا کر سکیں گے۔ مسجد کے گنبد کا قطر نو میٹر اور اونچائی ساڑھے چار میٹر ہوگی جبکہ مینار کی بلندی بارہ میٹر ہوگی۔ عورتوں کے ہال کے ساتھ بچوں کیلئے ایک کمرہ تعمیر کیا جائے گا۔ نیز بچوں کیلئے ایک پبلک پارک کی تعمیر بھی منصوبہ کا حصہ ہے۔ اسی طرح مسجد کی عمارت سے ملحقہ ایک اور عمارت میں امام مسجد اور خادم مسجد کیلئے دو رہائشی کوارٹرز تعمیر کئے جائیں گے۔

مکرم امیر صاحب نے اس مسجد کے سلسلہ میں ہونے والی مخالفت اور اس کے جواب میں شہر کی انتظامیہ نیز سماجی اور سیاسی حلقوں کی طرف ملنے والے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے شہر کے سابقہ میئر، موجودہ میئر اور دیگر سیاسی و سماجی لیڈروں کا خاص طور پر ذکر کیا۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا کہ بلا مبالغہ سینکڑوں اخبارات و رسائل اور بہت سے ریڈیو اور ٹی وی چینلز نے مسجد کے بارہ میں خبریں شائع اور نشر کی ہیں، جس کے نتیجہ میں مخالفین کی طرف سے لگائے جانے والے الزامات کے مناسب جواب دینے کا ہمیں موقع میسر رہا۔

مکرم امیر صاحب نے برلن کی جماعت اور خصوصاً مربی صاحب برلن اور نوجوان طبقہ کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے اس سلسلہ میں بہت فعال کردار ادا کیا ہے۔ شہر کے حکام اور سیاسی شخصیات سے روابط پیدا کرنے کے علاوہ یہ لوگ جماعت کی تاریخ اور قیام امن اور انسانی اقدار کی حفاظت کے حوالہ سے جماعت کی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرتے رہے۔ نیز انہوں نے اپنے مخالفین سے مل کر ان کی غلط فہمیاں دور کرنے کی بھی کوشش کی۔

مکرم امیر صاحب نے کہا کہ چونکہ شہر کی انتظامیہ کے نمائندگان بھی یہاں موجود ہیں اس لئے اس موقع پر میں برلن کے باشندوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری یہ مسجد علاقہ میں امن، پیار و محبت اور باہمی ہم آہنگی کیلئے بہترین کردار ادا کرے گی اور کسی بھی قسم کی تکلیف اور دل آزاری کا موجب نہیں ہو گی۔

تقریر کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ جلد از جلد مسجد کی تعمیر کے مراحل مکمل ہونے، مخالفین کے دلوں کے بدلے جانے، مسجد میں داخل ہونے والوں کو روحانی تسکین اور ذہنی روشنی عطا ہونے، جرمن لوگوں کی ہدایت اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر کاربند ہونے اور ملک و قوم کی بھلائی کیلئے حضور انور کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کی۔

معززین شہر کی تقاریر

شہر کے میئر نے اپنی تقریر میں کہا کہ حضور جب سے اس مسجد کے کام کا آغاز ہوا ہے، لوگوں میں ایک جوش پیدا ہو گیا ہے اور لوگوں کو احمدیت کی طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ میڈیا نے اپنے پروگراموں میں جہاں اس بات کو دکھایا ہے کہ مذہب کی بناء پر کس طرح نفرتیں جنم لیتی ہیں وہاں یہ بھی بتایا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک پرامن اور امن پسند جماعت ہے۔ دنیا کو اصل خطرہ بنیاد پرست ملاؤں سے ہے۔ ہم انتظامیہ والوں کو بہرحال منصفانہ طریق اختیار کرنا پڑتا ہے۔ جماعت کے مخالفین کو جماعت پر بڑا اعتراض یہ ہے کہ جماعت مرد و عورت کے درمیان فرق کرتی اور انہیں مساویانہ حقوق نہیں دیتی نیز جماعت نے برلن کے تھیٹر میں چلنے والے ڈرامہ کی برملا مذمت کیوں کی ہے؟

میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ باہم گفتگو سے مسائل کو حل کیا جائے، اس مسجد کے بارہ میں بھی اسی طریق کو اپنایا گیا تھا لیکن اس میں کامیابی نہ ہو سکی لیکن مجھے امید ہے کہ اس مسجد کی تعمیر کے بعد لوگوں کو جماعت کے بارہ میں حقائق کا علم ہو جائے گا۔

ممبر پارلیمنٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں سب سے پہلے حضور کو اس جگہ خوش آمدید کہتا ہوں کہ ان کے بابرکت قدم یہاں پڑے، اسی طرح میں یہاں آنے والے تمام احباب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ جب اس مسجد کے خلاف مظاہرے شروع ہوئے تو میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ یہ مسجد جماعت احمدیہ بنا رہی ہے۔ میں جماعت کو ایک عرصہ سے جانتا ہوں کہ یہ بہت اچھی اور امن پسند جماعت ہے اور جبر کرنے کے حق میں نہیں بلکہ معاملات کو باہم گفتگو سے حل کرنے کی عادی ہے۔ جب مجھے علم ہوا کہ یہ مسجد جماعت احمدیہ بنا رہی ہے تو اس بات پر بہت افسوس ہوا کہ اس قدر پرامن جماعت کی مسجد کے خلاف مظاہرہ ہو رہا ہے۔

جماعت سے تعارف کے سلسلہ میں ایم پی صاحب نے مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ برلن کے ان سے رابطہ کرنے اور اس کے بعد پھر جماعت سے مستقل رابطہ رہنے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ میں مختلف پروگراموں میں شمولیت کیلئے جماعتی مرکز میں آتا رہا ہوں۔ میں نے اور میرے دوستوں نے ہر مرحلہ پر جماعت کی بھرپور حمایت کی ہے۔ جماعت کے نوجوانوں کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ پڑھے لکھے لوگ ہیں، غیر ملکی زبان نہایت عمدگی سے بول سکتے ہیں اور ملک کے تعمیری کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

ایم پی صاحب نے جماعت جرمنی کا بھی شکریہ ادا کیا کہ اس نے انہیں اس تقریب میں مدعو کیا ہے نیز کہا کہ میں ہر جگہ آپ کے ساتھ ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کے تمام کام باحسن مکمل ہوں۔

حضور انور کا ولولہ انگیز، روح پرور خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا، تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"سب سے پہلے تو میں میئر اور ایم پی صاحب اور جو معزز مہمان آئے ہوئے ہیں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اس سنگ بنیاد کے فنکشن میں تشریف لائے اور وقت خرچ کیا۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ وہ لوگ انسانیت سے محبت کرنے والے، مذہب سے بالا ہو کر انسان کا جو انسان سے رشتہ ہے، اس پر یقین رکھنے والے ہیں۔ ہماری جو مساجد بنائی جاتی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کیلئے اور ان عبادت کرنے والوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے ساتھ بندوں کی محبت پیدا کرنے کیلئے بنائی جاتی ہیں۔ یہ پیغام ہے جو ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے، ہر احمدی اس پیغام کو لے کر ہمیشہ چلتا ہے اور دنیا تک پہنچاتا ہے۔ جب تک یہ پیغام آپ لوگ یاد رکھیں گے اور اس علاقہ میں، اس علاقہ کے لوگوں میں، اپنے دوستوں میں، اس جرمن قوم میں جو عموماً بڑے کھلے دل سے ہر قسم کے خیالات کو سننے والی اور برداشت کرنے والی ہے، ان تک پہنچائیں گے۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہر ایک کو بتاتے رہیں کہ مسجد کا مقصد کیا ہے؟ میں نے کچھ خطبہ میں بھی بیان کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ میری عبادت کرنے والے ہمیشہ انصاف پر قائم رہیں۔ ان لوگوں سے بھی انصاف کرنے کا حکم تھا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ پر ظلم کئے اور پھر یہاں تک ظلم کی انتہا کر دی کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ لیکن جب موقعہ آیا، مکہ فتح ہوا تو ان ظلموں کا جواب پیار اور محبت سے دیا گیا۔ اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تمہیں جو عبادت سے روکنے والے تھے، مکہ میں جانے سے روکنے والے تھے ان سے بھی تم نے انصاف کا سلوک کرنا ہے۔ تمہاری دشمنی ان کو عبادتوں سے نہ روکے، تمہارے پرانے ظلم اس فتح کے بعد تمہیں کہیں ظلم کرنے پر مجبور نہ کر دیں، کسی قسم کی زیادتی کرنے پر مجبور نہ کر دیں۔ اس لئے یاد رکھو کہ تمہارا کام ایک سچے اور پکے مسلمان کا کام، جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا ایمان ہے، جس کو اسلام پر پورا یقین ہے، اللہ تعالیٰ کی باتوں پر کامل ایمان ہے، اس نے ظلم کا تو سوال ہی نہیں برائی کا جواب بھی نیکی سے دینا ہے اور تقویٰ میں بڑھنا ہے۔ اسی لئے آپ دیکھ لیں کہ جب مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے دشمن کو معاف کر دیا جو ایک دنیا دار کی نظر میں کبھی قابل معافی ہو ہی نہیں سکتا تھا اور نہ صرف معاف کر دیا بلکہ جب اس نے یہ کہا کہ اگر آپ مجھے اس شرط پر معاف کر رہے ہیں کہ میں آپ کے دین میں داخل ہو جاؤں گا تو یہ غلط فہمی دل سے نکال دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں بالکل اس لئے معاف نہیں کر رہا، تم اپنے دین پر قائم رہ کے بھی یہاں رہ سکتے ہو، لیکن قانون کی پابندی کرنی ہوگی۔ تو اس چیز نے اس کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی ایسی محبت ڈالی کہ اس بات پر ایمان لے آیا۔ اس لئے یہ پیغام ہم نے یہاں بھی ہر ایک کو پہنچانا ہے کہ اگر ایک گروپ ہے جو باہر ہمارے خلاف نعرے لگا رہا ہے یا یہ خیال ہے کہ ہم مسجد بنانے کیلئے اپنے آپ کو بڑا نرم دل اور پیار اور محبت کرنے والا اور امن پسند ظاہر کر رہے ہیں اور اس کے بعد پھر ہم اپنے گل کھلائیں گے تو یہ غلط فہمی دور ہو جائے۔ مسجد بننے کے بعد ہمارے سے اور زیادہ پیار اور محبت کے چشمے پھوٹیں گے۔ یہ چیز ان لوگوں کے دلوں میں ڈال دیں کہ جماعت احمدیہ سے بالکل بے فکر رہیں۔ اللہ کے فضل سے پہلے بھی جو جاننے والے ہیں ان کو پتہ ہے، اسی لئے تو وہ یہاں آئے ہیں، احمدی کے اس پیار اور محبت کے جذبہ کو وہ جانتے ہیں۔ لیکن جو نہیں جاننے والے، جو نعرے لگانے والے ہیں ان تک بھی جب یہ پیغام پہنچے گا اور جب وہ اسلام کی اور احمدیت کی صحیح تعلیم سمجھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنی ان حرکتوں پر خود شرمندہ ہوں گے۔ امیر صاحب نے تو کہا تھا کہ مجھے امید ہے کہ یہ لوگ سمجھ جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن مجھے امید ہی نہیں، مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سمجھ جائیں گے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے نمونے قائم کریں۔ جیسا کہ ایم پی نے بھی ابھی کہا اسلام یہ کہتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے، اس کی بھی بعض لوگوں نے یہاں غلط تشریح کی کہ یہ صرف دکھانے کیلئے تھا، اس کے بعد جب طاقت آ گئی تو (سختی کی گئی۔ لیکن) جیسا کہ میں مثال دے چکا ہوں جب طاقت آ گئی تب بھی جبر کا اظہار نہیں کیا گیا۔ جب مکہ فتح ہو گیا، جب عرب فتح ہو گیا تب بھی جبر کا اظہار نہیں کیا گیا بلکہ یہی کہا اور قرآن کریم نے بھی یہی حکم دیا کہ جو تمہارے پاس آئے اس کو اسلام کا پیغام پہنچاؤ، اس کو سناؤ، مان جائے تو ٹھیک ہے الحمدللہ، نہیں تو امن سے اس کو اس کے گھر پہنچا دو، اس کو چھیڑنا نہیں، اس پر زبردستی نہیں کرنی، اس پر سختی نہیں کرنی۔ تو یہ پیغام ہے اسلام کا، قرآن کا اور ہمیشہ اسی پیغام کو ہم نے ہر ایک تک پہنچایا ہے۔ ہم تو اس مسیح کو بھی مانتے ہیں جس کو یہاں یورپ کی اکثریت ماننے والی ہے، جس نے اپنے ماننے والوں کیلئے امن کا پیغام پہنچایا اور اس سے بڑھ کر ہم اس مسیح محمدی کو بھی ماننے والے ہیں جس نے اس محبت اور پیار کے پیغام کو مزید کھول کر، مزید نکھار کر ہمیں دنیا میں پہنچانے کیلئے تیار کیا۔ تو ایسے لوگوں سے جو صرف اور صرف محبت اور پیار کرنا جانتے ہوں، یہ امید نہیں رکھنی چاہئے کہ کبھی ان سے نفرتوں کے سوتے بھی پھوٹیں گے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم نفرتیں کرنے والوں سے بھی محبت کرتے ہیں، سختیاں کرنے والوں کو نرمی سے جواب دیتے ہیں اور جماعت احمدیہ کی تاریخ اس سے بھری پڑی ہے، کبھی ہم نے بدلے نہیں لئے، کبھی ہم نے قانون ہاتھ میں نہیں لیا بلکہ قانون اگر خود ہماری مدد کرنے کیلئے تیار ہوا ہے کہ ان کی سختیوں اور نفرتوں کا جواب دو تو ہم نے کہا ٹھیک ہے قانون لے لے۔ کبھی ہم نے قانون کے آگے بھیک مانگنے کیلئے ہاتھ نہیں پھیلائے کہ ہمارے لئے نفرتوں کے بدلے لئے جائیں۔ پس ہم تو ہر صورت میں برداشت کرنے والے ہیں، کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور جیسا کہ میں نے کہا جب مسجد انشاء اللہ بن جائے گی تو اس علاقہ کے لوگ خود دیکھیں گے کہ کس طرح پیار اور محبت پھیلانے والے، کس طرح اللہ تعالیٰ کی مزید محبت میں فنا ہونے

والے اس مسجد کے ذریعہ سے پیدا ہونگے۔ یہاں جرمن قوموں میں سے ہمارے امیر صاحب ہیں، مصطفیٰ صاحب بیٹھے ہیں اور لوگ بیٹھے ہیں، ایک سوئٹزرلینڈ سے طارق صاحب ہیں، اور جرمن احمدی ہیں یہ سب جانتے ہیں اور یہ سب اس بات کے گواہ ہیں کہ کیا جماعت احمدیہ نے ان کے دل میں محبتوں کو پیدا کیا، جو محبت کی چنگاری تھی اس کو مزید بھڑکایا یا نفرتوں کو پیدا کیا؟ تو یہ صرف ہماری باتیں ہی نہیں، ہماری تو عملی چیزیں ہیں جو ان لوگوں پہ ظاہر ہونی چاہئیں۔ ہمیں کسی ملک کی زمین سے کوئی تعلق نہیں، ہمیں کسی ملک کی سیاست سے کوئی تعلق نہیں، ہمیں تو صرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو پاک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس مخلوق کو پیدا کرنے والے اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے دلوں کی تلاش ہے۔ پس یہ ہمارا نعرہ ہے جو ہم لے کے اٹھے ہیں، یہ ہمارا کام ہے جو ہم لے کے اٹھے ہیں اور انشاء اللہ اس کو سرانجام دیتے چلے جانا ہے، چاہے جتنی مرضی مخالفت کی آندھیاں چلیں۔ اس مسجد کی مخالفت کرنے والے تو یہ چند لوگ ہیں، ان کو بھی جب پتہ لگے گا (مجھے امید ہے ان میں کئی عقلمند ہونگے) تو ان کو انشاء اللہ سمجھ آ جائے گی کہ جو ہم کر رہے تھے غلط تھا۔ لیکن ہمارا تو ایسے لوگوں سے بھی واسطہ پڑا ہے جو اتنے ڈھیٹ ہیں کہ آنکھیں کھلی ہونے کے باوجود بھی بند رکھنا چاہتے ہیں، جو ظلم کر کے اس کا پیار سے جواب لے کر بھی اس سے بڑھ کر ظلم کرتے ہیں۔ تو یہ جو ہماری تاریخ ہے جب یہ تاریخ اس قوم کو بتائیں گے، ان لوگوں کو بتائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ سب مخالفتیں دھواں ہو جائیں گی۔

مجھے امید ہے جس طرح اس قوم نے، اس شہر کے لوگوں نے جو پہلے دو تھے آپس میں ایک ہو کر دیوار برلن گرا کر متحد ہو گئے۔ اسی طرح جن لوگوں کے دلوں میں کسی وجہ سے ابھی مخالفت کی دیواریں کھڑی ہو گئی ہیں ہمارے رویہ سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی گر جائیں گی اور صرف یہ برلن شہر نہیں، جرمنی نہیں بلکہ پوری دنیا امن، محبت اور آشتی اور صلح کا گہوارہ بن جائے گی اور یہی ہمارا مقصد ہے جس کو لے کر ہم کھڑے ہوئے ہیں اور دنیا میں یہ کام پھیلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علاقہ کے میئر کو شیلڈ اور قرآن کریم کا تحفہ دیا جبکہ سابقہ میئر، ایم پی اور بعض دیگر معززین کو قرآن کریم کے تحائف دیئے۔

اس سارے پروگرام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود سے عزم و استقلال اور جرأت و اطمینان کی پھوٹنے والی کرنیں آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھیں اور حضور انور کے چہرہ مبارک پر جو سکینت دمک رہی تھی وہ کچھ ایسی تھی کہ قرآن کریم نے تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا کے پرشوکت الفاظ سے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ اس وقت تو آپ گویا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کی عملی تصویر بنے بیٹھے تھے:۔

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

دوسری طرف N.D.P پارٹی کے جو چند مظاہرین آئے ہوئے تھے انہیں پولیس نے ایک معین جگہ تک محدود کر رکھا تھا۔ ضمناً یہ بھی ذکر کر دوں کہ الٰہی جماعتوں کے مخالفین خواہ کسی بھی علاقہ یا قوم ہوں ایک جیسے ہی ہوتے ہیں، ان کا انداز اور طریقہ بھی ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ مخالفین بھی روایتی مولویوں کی طرح مسجد کی تعمیر کے خلاف تقریریں اور کچھ نعرے Tape کر کے لائے ہوئے تھے، جو انہوں نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ وہاں سنوائے اور اپنے غصہ کا اظہار کیا۔ ان لوگوں کی باتوں کا خلاصہ یہ تھا کہ اس علاقہ میں مسجد بننے سے ہمارا کلچر خطرہ میں پڑ جائے گا۔ یہ لوگ سؤر نہیں کھاتے، شراب نہیں پیتے اور اپنی لڑکیوں کو آزادی سے شادی بیاہ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ یہاں مسجد بنا کر یہ لوگ ہمیں بھی انہی باتوں کی تلقین کریں گے اور ہماری نسل انہیں اپنا لے گی تو ہمارا کلچر متأثر ہوگا۔

ان لوگوں نے ہمارے پروگرام کے دوران جس طرح کچھ وقت کیلئے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ریکارڈڈ شور غوغا اور نعرہ بازی کی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پروگرام پر تو کوئی اثر نہ ڈال سکا البتہ اس نے قرون اولیٰ کے ان واقعات کی یاد تازہ کر دی جب ابتدائی زمانۂ اسلام میں حق و صداقت کے متوالے قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو کفار مکہ شور و غوغا کر کے قرآنی آواز کو دبانے کی ناکام کوشش کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم نے ان واقعات کو ان الفاظ میں محفوظ فرمایا ہے کہ وَ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ (سورۃ حٰم سجدہ:27) یعنی جنہوں نے کفر کیا انہوں نے کہا کہ اس قرآن پر کان نہ دھرو اور اس کی تلاوت کے دوران شور کیا کرو تا کہ تم غالب آ جاؤ۔ لیکن جس طرح چودہ سو سال قبل خدا تعالیٰ کے فضل سے حق غالب آیا اور باطل دم دبا کر بھاگ گیا بعینہٖ اسی طرح اب بھی دیکھتے ہی دیکھتے ان مظاہرین کی آوازیں دھواں ہو گئیں اور سنگ بنیاد رکھنے کا مرحلہ آنے سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے دوران ہی تمام مظاہرین وہاں سے تتر بتر ہو گئے۔

اس موقعہ پر خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ایک عجیب نظارہ یہ بھی دکھایا کہ ان مظاہرین پر تو بارش خوب کھل کر برسی لیکن جب اس پروگرام میں شمولیت فرمانے کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے باہر تشریف لائے تو بارش نے چھوٹی چھوٹی بوندوں کی صورت اختیار کر لی اور سنگ بنیاد رکھنے کا مرحلہ آنے تک یہ بوندیں بھی تھم گئیں۔ صاف نظر آتا تھا کہ انسان اور انسان کی بنائی ہوئی سائنسی ایجادات سے لگائے جانے والے تمام موسمی اندازوں کو خدا تعالیٰ کی تقدیر نے الٹ پلٹ کر رکھ دیا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے کون و مکاں کے خالق نے اپنی کائنات کے ذرہ ذرہ کو یہ حکم دے رکھا ہے کہ میرے اس محبوب کے مبارک قدم جس شہر اور جس قریہ میں پڑیں، وہاں کی سردی، گرمی، دھوپ، بارش، ہوا، بادل سب اسی کے پروگراموں کے تابع اور اسی کے مطیع و فرمانبردار ہو جایا کریں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

12:05 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دست مبارک سے مسجد کی بنیاد میں پہلی اینٹ نصب کرنے کیلئے مارکی سے باہر تشریف لائے، حضور انور نے اینٹ کو پکڑ کر الہامات "الیس اللہ بکاف عبدہ" اور "مولیٰ بس" کی مبشر عبارات پر مشتمل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت وجود سے ممسوح انگوٹھیوں کو کچھ دیر کیلئے اس اینٹ کے ساتھ مس کر کے دعائیں پڑھیں اور دعائیں پڑھتے ہوئے اس اینٹ کو مسجد کی بنیاد میں نصب فرمایا۔ اس موقعہ پر احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے تو حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ نعروں کی بجائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم کی دعا کا ورد کریں۔

بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا نے اینٹ نصب کی اور پھر علی الترتیب درج ذیل احباب کو اس تاریخی موقعہ پر اینٹیں رکھنے کی سعادت عطا ہوئی:۔

۱۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ جرمنی، ۲۔ مکرم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج جرمنی، ۳۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری، ۴۔ مکرم فاتح احمد صاحب ڈاہری نائب ایڈیشنل وکیل المال، ۵۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ دفتر پی ایس لندن، ۶۔ مکرم محمد سلیم افضل صاحب نیشنل سیکرٹری جائیداد جرمنی، ۷۔ مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی، ۸۔ مکرم حافظ مظفر عمران صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، ۹۔ مکرمہ سعدیہ گڈٹ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی، ۱۰۔ مکرمہ شمائلہ ناگی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یوکے (جنہیں مشرقی جرمنی کے علاقہ سے سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا ہوئی)، ۱۱۔ مکرمہ نعیمہ شاہین خان صاحبہ نائب صدر اوّل لجنہ اماء اللہ جرمنی، ۱۲۔ مکرمہ اختر درانی صاحبہ نائب صدر دوم لجنہ اماء اللہ جرمنی، ۱۳۔ مکرمہ غزالہ تنویر صاحبہ معاون صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی، ۱۴۔ مکرمہ مبشرہ الیاس صاحبہ آرکیٹیکٹ انجنیئر، ۱۵۔ مکرمہ رخسانہ احمد صاحبہ نیشنل سیکرٹری تحریکات لجنہ اماء اللہ جرمنی، ۱۶۔ مکرمہ ناہیدہ حق صاحبہ نیشنل جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جرمنی، ۱۷۔ مکرمہ ریحانہ بشریٰ صاحبہ نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت لجنہ اماء اللہ جرمنی، ۱۸۔ مکرمہ امۃ المنان طاہر صاحبہ نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ جرمنی، ۱۹۔ مکرم فرزان خان صاحب کارکن سو مساجد، ۲۰۔ مکرم نعیم احمد شرما صاحب کارکن سو مساجد، ۲۱۔ مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب ریجنل امیر و ریجنل مبلغ، ۲۲۔ مکرم راشد احمد نواز صاحب ریجنل قائد، ۲۳۔ مکرم محمد احمد صاحب ریجنل ناظم علاقہ، ۲۴۔ مکرم آفاق احمد باجوہ صاحب صدر جماعت برلن، ۲۵۔ مکرم آصف صادق صاحب قائد مجلس برلن، ۲۶۔ مکرم مبارک احمد صاحب زعیم انصار اللہ برلن، ۲۷۔ مکرمہ درّ شہوار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ برلن، ۲۸۔ مکرم مصطفیٰ باؤخ صاحب سیکرٹری جائیداد برلن، ۲۹۔ عزیزم اعتزاز احمد صاحب وقف نو، ۳۰۔ عزیزہ عائشہ آفاق صاحبہ وقف نو،

علاوہ ازیں علاقہ کے میئر صاحبان، ایم پی نیز بعض دیگر معززین شہر نے بھی اینٹیں رکھیں۔ آخر پر حضور انور نے پرسوز دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے اپنے Compass سے مسجد کا قبلہ چیک کیا اور اس بارہ میں متعلقہ افراد کو ہدایات سے نوازتے ہوئے قبلہ کے صحیح سمت پر ہونے کے نوید سنائی۔

میڈیا میں کوریج

اس سارے پروگرام کو جرمنی کے سرکاری اور غیر سرکاری ٹی وی چینلز، ریڈیو اور اخبارات کے متعدد نمائندگان نے ریکارڈ کیا جن میں ZFD، TV.Birlin، Rundfunk، R.B.B اور Neuesdeutsch Land ٹی وی چینلز جبکہ Bild Zeitung اور Birliner Morgen نامی اخبارات کے نمائندگان شامل تھے۔

12:35 پر حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز سے فارغ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے نیز مارکی سے باہر تشریف لانے پر بچوں کو بھی چاکلیٹ سے نوازا۔

دوپہر کا کھانا ایک بجے پیش کیا گیا، جس میں تمام مہمانوں نے شرکت کی۔ احباب کے کھانے سے فارغ ہونے پر حضور انور نے ڈیڑھ بجے دوپہر اجتماعی دعا کروائی اور یہاں سے قافلہ جماعت جرمنی کے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق ایک گائیڈڈ ٹور پر روانہ ہوا جو سٹی ٹور بس کے ذریعہ برلن شہر کی سیر پر مشتمل تھا۔ 2:05 سے 3:35 تک اس بس پر شہر کا راؤنڈ لگایا گیا۔

برلن شہر کی سیر

برلن جو کہ اس وقت جرمنی کا دارالحکومت ہے، قریباً 800 سال پرانا شہر ہے۔ تاریخ میں 1237ء کے قریب برلن ایک محلّہ کے نام کے طور پر مذکور ہے جبکہ 1244ء میں برلن شہر کا باقاعدہ ذکر ملتا ہے۔ یہ شہر ہٹلر کے زمانہ میں نازی سلطنت کا دارالحکومت تھا، دوسری جنگ عظیم سے پہلے اس شہر کی آبادی چھ ملین کے قریب تھی جو جنگ کے بعد صرف ساڑھے تین ملین رہ گئی تھی۔ اس جنگ میں ہٹلر کی شکست فاش کے بعد جب جرمنی کو دو حصوں یعنی مشرقی اور مغربی جرمنی میں تقسیم کیا گیا تو برلن کے بھی دو حصے کر دیئے گئے اور مشرقی جرمنی کے ساتھ ساتھ مشرقی برلن کو بھی سویت یونین کے تسلط میں دیدیا گیا نیز برلن کے دونوں حصوں کے درمیان 41.3 کلومیٹر لمبی اور 3.6 میٹر اونچی ایک

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

دیوار کھڑی کر دی گئی، جو دیوار برلن کے نام سے معروف ہے۔ اس طرح مغربی برلن جس کی عنان حکومت مغربی جرمنی کے حصہ میں آئی، چاروں اطراف سے مشرقی جرمنی یعنی کیمونسٹ حکومتی علاقوں سے گھر گیا۔

مغربی جرمنی نے برلن کو تو اپنا دارالحکومت نہ بنایا بلکہ مجبوراً برلن سے قریباً598 کلومیٹر کی دوری پر بون شہر کو اپنا دارالحکومت بنا لیا، تاہم مغربی برلن میں اپنے دوسرے علاقوں سے بڑھ کر ترقیاتی کام کئے اور اس علاقہ کو نہایت خوبصورت اور اس کے لوگوں کو آسودہ حال بنا دیا۔ دوسری طرف روس کے باقی علاقوں کی طرح مشرقی جرمنی اور مشرقی برلن میں کیمونسٹ نظام حکومت رائج رہا۔ چونکہ مشرقی جرمنی کی اقتصادی حالت نہایت خستہ تھی اور اس کے لوگ قُوْتْ لاَ یَمُوْتْ کے مطابق زندگی گزارنے پر مجبور تھے۔ مشرقی جرمنی کی کیمونسٹ حکومت نے اپنے لوگوں کو مغربی برلن کی آسودہ حال زندگی سے دور رکھنے کیلئے نہ صرف دیوار برلن کے قریب آنے سے منع رکھا بلکہ اگر کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کرتا تو اسے گولی سے اڑا دیا جاتا۔ علاوہ ازیں مشرقی برلن کی کئی بلند عمارتوں کے مغربی برلن کی طرف کھلنے والے دروازے کھڑکیوں کو بھی بند کر دیا گیا۔

دنیا کی دوسری بڑی طاقت سویت یونین کے دانا اور زیرک حکمران گورباچوف نے 1989ء میں اصلاحات کے عنوان کے تحت کیمونسٹ نظام حکومت کی ناکامی کو تسلیم کرتے ہوئے مشرقی جرمنی کو مغربی جرمنی کے حوالہ کرنے کا اعلان کر کے دنیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا اور 10/نومبر 1989ء کو بروز جمعہ جب دیوار برلن کے گرائے جانے کا فیصلہ ہوا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا کشف Friday the 10th ایک مرتبہ پھر پوری شان کے ساتھ پورا ہوا۔

اس فیصلہ کے مطابق دیوار برلن گرا دی گئی اور مشرقی و مغربی جرمنی کا الحاق عمل میں آیا۔ مغربی جرمنی کی حکومت نے دل کھول کر اس مشرقی حصہ میں آباد لوگوں کی آسودہ حالی اور اس علاقہ کی حالت کو سدھارنے کیلئے کام شروع کئے۔ اس کیلئے مغربی جرمنی میں آباد ہر کمانے والے پر اپنی آمد کا 3.5 فیصد ٹیکس عائد کیا گیا جو ابھی تک جاری ہے۔ مشرقی حصہ میں آباد لوگوں کے کئی سال تک ٹیکس معاف کر دیئے، بڑی بڑی رقمیں اور ضروریات زندگی کے سامان مہیا کر کے ان کی حالت کو بدل دیا، پورے مشرقی حصہ میں نہایت عمدہ سڑکوں کا جال بچھا دیا اور یہ کام ابھی تک جاری ہیں۔ اس حصہ کی حالت اس قدر خراب تھی کہ اس قدر ترقیاتی کاموں کے باوجود مشرقی اور مغربی حصوں میں واضح فرق دکھائی دیتا ہے۔ مشرقی حصہ میں تنگ تنگ فلیٹوں پر مشتمل بڑی بڑی اور بلند رہائشی عمارتیں نیز معطل شدہ اجتماعی ہیٹنگ سسٹم کیلئے جگہ جگہ اونچی چمنیاں اس دور کی یاد تازہ کراتی ہیں۔ ایک ایسی ہی معطل شدہ چمنی ہماری مسجد سے ملحقہ پلاٹ میں بھی موجود ہے۔

برلن شہر کے ایک طرف انیسویں صدی کی سلطنت Prussia (پروشیا) کی نشانی ایک بلند دروازہ کی صورت میں موجود ہے جس پر پانچ گھوڑوں والی بگی پر ملکہ براجمان ہے۔

میونسٹر میں آمد

سیر کے بعد حضور انور Sorat ہوٹل میں اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد میونسٹر شہر کی طرف روانگی کیلئے باہر تشریف لائے، حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور 4:25 بجے قافلہ یہاں سے روانہ ہوا۔

آٹوبان نمبر 111،100،115،10،9،2 اور 1 پر سفر کرنے کے بعد قافلہ کی منزل میونسٹر نامی شہر ہے۔ جگہ جگہ وسیع علاقہ پر پھیلے ونڈ ملز کے فیلڈز میں رات کے وقت جلتی بجھتی روشنیاں برسات میں بہت سے جگنوؤں کے چمکنے کا نظارہ پیش کرتی ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ جگنو کے جسم سے نکلنے والی قدرتی روشنی سبز رنگ بکھیر رہی ہوتی ہے جبکہ ونڈ ملز پر لگائی جانے والی روشنیاں سرخ رنگی ہیں۔

پونے سات سے سوا سات بجے تک Zweidorfer Holz نامی سروس پر نصف گھنٹے کا قیام کرنے کے بعد قافلہ دوبارہ اپنی منزل کی طرف عازم سفر ہوا۔ راستہ میں Hannover (ہنوور) نامی شہر کے قریب سے قافلہ کا گزر ہوا۔ اس شہر میں I.T کے شعبہ میں یورپ بھر کی سب سے بڑی نمائش لگتی ہے۔ اس شہر میں ہماری دو جماعتیں قائم ہیں، جن کیلئے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مسجد زیر تعمیر ہے۔ اس جگہ بھی جماعت کو مخالفت کا سامنا ہے۔

پانچ گھنٹے بیس منٹ میں 470 کلومیٹر کی مسافت طے کرنے کے بعد 9:45 بجے رات قافلہ آٹو بان سے شہر کی داخلی سڑک پر اترا اور خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کی بدولت ٹھیک دس بجے میونسٹر کی مسجد بیت المومن میں قافلہ کی آمد ہوئی۔ حضور انور کے گاڑی سے باہر تشریف لانے پر ایک بچہ نے حضور انور کی خدمت اقدس میں جبکہ ایک بچی نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ حضور کی اس شہر میں مبارک آمد کی خوشی میں مردوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے جبکہ بچوں اور بچیوں نے اِنِّـی مَـعَکَ یَـا مَسْرُوْر کے الہامی الفاظ اور یَـا اَمِیْـرَ الْـمُـوْمِنِیْن اَهْلًا وَّ سَهْلًا وَّ مَـرْحَـبًـا جیسے اشعار سے اپنے آقا کا پرجوش استقبال کیا۔ (باقی آئندہ شمارہ میں)

❁❁❁❁❁❁

گوتھن برگ (سویڈن) میں

بین المذاہب سمپوزیم کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: وسیم احمد ظفر۔ صدر خدام الاحمدیہ سویڈن)

محض اللہ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ سویڈن نے مرکزی لائبریری گوتھن برگ کے تعاون سے وسیع و عریض ہال میں ''حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان'' کے عنوان پر 23 جنوری کی شام 6 بجے ایک سمپوزیم بین المذاہب کا اہتمام کیا گیا۔

اس سمپوزیم کے لئے عوام الناس کے علاوہ سکولوں اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم اور اس کے سویڈش ترجمہ سے کیا گیا جس میں سورۃ القصص کی آیات 77 اور 78 پڑھی گئیں۔

اس سمپوزیم میں یہودیت اور عیسائیت کے نمائندگان اور دو معروف سیاستدانوں کو مدعو کیا گیا۔

یہودی مذہب کے نمائندہ نے اپنی تقریر میں واضح کرنے کی کوشش کی کہ اسرائیل چونکہ ان کی موعودہ سرزمین ہے اس لئے ہم سب اس سے محبت کرتے ہیں اور ہمارا معاشرہ بھی ہمیں اس سے محبت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

عیسائی مذہب کے نمائندہ نے اپنی تقریر میں اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا کہ اپنے ساتھیوں کا ہر طرح خیال رکھنا اور اپنے اردگرد اور ماحول کے لوگوں سے پیار کرنا حب الوطنی کی سب سے پہلی ضرورت ہے۔

اسلام احمدیت کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مبلغ سلسلہ سویڈن نے اپنی تقریر میں قرآن اور احادیث کے حوالے سے بیان کیا کہ اپنے وطن سے محبت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں سورۃ بقرۃ آیت 28، سورۃ الکافرون مکمل، سورۃ انعام آیت 91 اور سورۃ ابراہیم آیت 8 کے حوالا جات سویڈش ترجمہ کے ساتھ بیان کئے اور یہ بھی وضاحت کی کہ اللہ اور رسول بھی یہی تعلیم دیتے ہیں کہ ہمیں اس ملکی حکومت کا مشکور ہونا چاہیئے جہاں ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو انسانوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ کا بھی مشکور نہیں ہوسکتا۔ اور اپنی تقریر کے آخر میں یہ یقین دہانی کرائی کہ ہم سب احمدی مسلمان جو اس شاندار ملک میں رہتے ہیں، ہم سب اس ملک پر اپنی جانیں بھی نچھاور کرنے کے لئے ہر دم تیار ہیں۔

معروف سیاسی شخصیت Per Landgren جن کا تعلق کرسچن ڈیموکریٹ پارٹی سے ہے انہوں نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ حب الوطنی میں لوگوں کے ساتھ ساتھ ملکی حکومت کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں جنہیں ادا کیا جائے تو لوگ اپنے ملک سے ضرور محبت کا اظہار کریں گے۔

اسی طرح میکائیل یوان سون جن کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے نے بیان کیا کہ اپنے ماحول اور ہمسایوں کا خیال رکھنا حب الوطنی کی سب سے پہلی ضرورت ہے۔

اس کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب سویڈن محمود احمد شمس صاحب نے اختتامی تقریر میں تمام حاضرین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا اور نئی نسل کے لئے اس موضوع کی افادیت کا ذکر کیا اور آخر پر دعا دی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس شاندار ملک کو مزید شاندار بنانے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔

آخر پر حاضرین کو سوالات کی بھی اجازت دی گئی اور احباب و خواتین نے سوالات کئے اور انہیں تسلی بخش جواب دئے گئے۔

اللہ کے فضل سے غیر مسلم سویڈش احباب نے بڑے ذوق شوق سے اس سمپوزیم میں شرکت کی آخر پر تمام حاضرین کی خدمت میں چائے اور لوازمات کے ساتھ تواضع کی گئی۔ اس موقع پر سٹیج سیکریٹری کی ذمہ داریاں مکرم عامر منیر چوہدری صاحب (سیکریٹری تبلیغ) نے ادا کیں نیز ایک بک سٹال بھی لگایا گیا جس سے غیر مسلم احباب نے کتب خرید بھی کیں اور مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

❁❁❁❁❁❁

گیمبیا (Gambia) میں دس روزہ نیشنل تربیتی کلاس

(سید سعید الحسن مبلغ انچارج دی گیمبیا)

اللہ کے فضل و کرم سے مورخہ 25/اگست 2006ء کو پہلی دس روزہ نیشنل تربیتی کلاس بیت السلام بانجل میں منعقد ہوئی۔ گیمبیا میں دو موسم ہوتے ہیں موسم باراں اور خشک موسم۔ چونکہ سارا ملک بارانی ہے اور کھیتی باڑی پر انحصار کرتا ہے۔ اس لئے موسم برسات میں سارے سکول بند کر دئے جاتے ہیں اور طالبعلم کھیتی باڑی میں اپنے والدین کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ ان دنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے نیشنل عاملہ میں تجویز رکھی کہ تربیتی کلاس کا انعقاد کیا جائے ساری عاملہ نے اس تجویز کو منظور کیا اور مکرم امیر صاحب نے ایک کمیٹی مقرر کر دی جس میں نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت، پریذیڈنٹ بانجل کمبوہ ایریا اور خاکسار کو نامزد کیا۔ چونکہ گیمبیا میں دس روزہ کلاس کا پہلا تجربہ تھا اس لئے بہت سے کام کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی خصوصًا کورس مقرر کرنا اور اسے شائع بھی کرنا۔ اس غرض کے لئے احمدیہ پرنٹنگ پریس نے مدد کی اور چہل احادیث، تاریخ اسلام اور احمدیت کا منتخب حصہ کلاس کے لئے تیار کیا۔ اسی طرح تدریس کے لئے بعض ایریا مشنریز کو درخواست کی گئی۔ چنانچہ مکرم محمود احمد طاہر صاحب ایریا مشنری مانسا کونکو، مکرم عثمان باہ ایریا مشنری فونی ایریا، استاد ناصر گاسما استاد سمباسو اور خاکسار نے یہ فرائض سرانجام دیئے۔ منتظم اعلیٰ کی ڈیوٹی خاکسار کو سونپی گئی۔ کلاس کے لئے بارہ سال تا پندرہ سال کے اطفال کا معیار مقرر کیا گیا۔ اسی طرح طلبہ کے دس روز ٹھہرنے کے لئے بیت السلام کو منتخب کیا گیا اور سپرنٹنڈنٹ کے لئے مولانا محمود احمد طاہر صاحب کو مقرر کیا گیا۔ مورخہ 25/اگست کو بعد از نماز مغرب افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں نیشنل عاملہ کے ممبران، ذیلی تنظیموں کے صدور اور بانجل کمبوہ ریجن کے صدور شامل ہوئے۔ مکرم امیر صاحب نے اطفال کو سیرت طیبہ سے روشنی لینے پر زور دیا۔ خاکسار نے قران کریم کے حکم، وَقُل رَّبِّ زِدْنِی عِلْمًا، کے تحت اطفال اور تمام احباب کو توجہ دلائی کہ عمر کے ہر حصہ میں علم سیکھا جاسکتا ہے۔ اور اس کا آغاز اگر بچپن سے ہو تو یہ ساری عمر کا سرمایہ حیات بن جاتا ہے۔ دعا کے ساتھ اس کلاس کا افتتاح ہوا۔

دس دن طلباء نے بڑے ذوق شوق سے حصہ لیا۔ ابتدائی دنوں میں معیار صرف بارہ سے پندرہ سال تھا۔ لیکن والدین کے پرزور اصرار پر باقی عمر کے اطفال کو بھی اجازت دیدی گئی۔ دن کا آغاز روزانہ نماز تہجد سے ہوتا رہا اور دس دن طلباء نے باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کی۔ نماز فجر کے بعد سادہ نماز اور خلافت جوبلی کی دعائیں سکھائی جاتی رہیں۔ ناشتہ کے بعد باقاعدہ پڑھائی کا آغاز ہوتا۔ کورس میں تصحیح تلفظ قرآن، حفظ قرآن، و حفظ احادیث، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت اور کمپیوٹر شامل تھے اسی طرح روزانہ عصر کے بعد ورزش، مغرب کے بعد سوال و جواب، اور حضور ایدہ اللہ کے دورہ جات پر مشتمل پروگرام دکھائے جاتے رہے۔ کلاس کے آخر پر امتحان بھی لیا گیا۔ مورخہ 4/ستمبر 2006ء کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت اور خاکسار نے خطاب کیا۔ اور والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقعہ پر تمام طلباء میں اسناد تقسیم کی گئی۔ اور یوں دعا کے ساتھ ایک انتہائی کامیاب کلاس اختتام پذیر ہوئی۔ کلاس میں 122 اطفال شریک ہوئے۔ اس کلاس کا ملکی سطح پر نہایت خوشگوار اثر ہوا۔ جب بعض ذرائع سے اخبار و رسائل کو اس کلاس کے متعلق معلوم ہوا تو اخبارات کے نمائندوں اور نیشنل ریڈیو کے خاکسار اور کلاس کے منتظمین کا انٹرویو لیا۔ اگلے دن اخبارات نے کلاس کی تصویر کے ساتھ یہ انٹرویو شائع کیا۔ اسی طرح نیشنل ریڈیو گیمبیا نے خبرنامہ میں کلاس کی خبر بڑے نمایاں طور پر نشر کی۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اسی طرح خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ سیرالیون کی مختلف تبلیغی و تربیتی مساعی

ائمہ کا ریفریشر کورس

مورخہ 17 نومبر 2006ء کو سیرالیون کے تمام ریجنز سے ائمز ریفریشر کورس کے لئے فری ٹاؤن احمدیہ مسلم جماعت ہیڈکوارٹر پہنچے۔

ریفریشر کورس کے انعقاد کا اعلان مبلغین کی ماہانہ میٹنگ میں کیا گیا تھا۔ مربیان نے دوسرے بعض مسلمان فرقوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے بارے میں رپورٹ دی کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس لئے اس بات کی بے حد ضرورت ہے کہ لوگوں میں جماعتی تعلیمات کا بھرپور شعور بیدار کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ایک بڑے ریفریشر کورس کا پروگرام بنایا گیا جس میں ملک کے دور دراز کے علاقوں سے احباب جماعت نے بھرپور شرکت کی۔

ریفریشر کورس کے نگران مکرم خوشی محمد شاکر صاحب مبلغ سلسلہ لنگی سیرالیون کو مقرر کیا گیا جنہوں نے اس ذمہ داری کو بڑے احسن رنگ میں پورا کیا۔

ریفریشر کورس کا باقاعدہ آغاز نماز جمعہ کے بعد مکرم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے کیا۔ آپ نے شاملین کو ریفریشر کورس کی غرض وغایت اور اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی طرف شاملین کو توجہ دلائی۔

ریفریشر کورس کے دوران بنیادی طور پر تین عناوین پر زور دیا گیا جس میں وفات مسیح ؑ، فیضان ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم اور صداقت حضرت مسیح موعود ؑ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ خلافت کے ساتھ تعلق اور اس کی برکات، بنیادی فقہی مسائل سے آگاہی، بنیادی دینی معلومات، جماعت احمدیہ کا مالی نظام اور اس کے علاوہ بعض اور تربیتی عناوین ریفریشر کورس کے دوران لوگوں کے سامنے رکھے گئے۔

ریفریشر کورس میں شاملین کی دلچسپی میں اضافہ کرنے کے لئے بنیادی عناوین پر تین تقریری مقابلے بھی کروائے گئے۔ اس کے علاوہ مقابلہ تلاوت، دینی معلومات بھی کیا گیا۔

ریفریشر کورس کے اختتام سے ایک دن قبل شاملین کو پکنک کے لئے لے کر گئے جہاں نوجوان اماموں کے درمیان بڑا دلچسپ فٹ بال میچ ہوا جبکہ وہ امام جو انصار اللہ کے ممبر تھے ان کے درمیان 100 میٹر دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ جس میں سب احباب نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔

ریفریشر کورس کے آخری دن اختتامی خطاب سے قبل مکرم محترم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے کلاس میں شامل ہونے والوں کو سندات دیں اور اول، دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔

اس ریفریشر کورس میں خدا کے فضل سے ملک بھر سے 185 احباب جماعت نے شرکت کی۔ اس طرح یہ ریفریشر کورس نہایت کامیابی سے مورخہ 23 نومبر 2006ء کو اختتام پذیر ہوا۔

ریجنل اجتماع لجنہ اماء اللہ فری ٹاؤن

سیرالیون میں 10 سالہ خانہ جنگی کی وجہ سے ذیلی تنظیموں کا نظام بھی بری طرح متاثر ہوا ہے۔ گزشتہ سال سے مکرم محترم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے تنظیموں کے ریجنل اجتماعات کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ خدا کے فضل سے احباب جماعت بہت دلچسپی اور شوق سے ان اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں۔

انہی اجتماعات کے سلسلہ میں مورخہ 17 دسمبر 2006ء کو فری ٹاؤن کی لجنہ نے اپنا ریجنل اجتماع منعقد کیا۔ اجتماع کے انعقاد سے قبل فری ٹاؤن کی 32 مجالس کو سرکلرز کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ اور انہیں اجتماع کے پروگرام سے مطلع کیا گیا۔ اجتماع سے 3 دن قبل ایک مرتبہ پھر یاددہانی کا خط تمام مجالس کو بھجوایا گیا۔

17 دسمبر کی صبح ہی لجنہ اماء اللہ کی انتظامیہ نے مشن ہاؤس میں پہنچ کر انتظامات سنبھال لئے۔ اجتماع کا باقاعدہ آغاز صبح 10:30 بجے ہوا۔ جبکہ مختلف مجالس سے لجنہ صبح سویرے ہی جمع ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ اس اجتماع میں دوسرے ریجنز سے نمائندہ خواتین نے بھی شرکت کی۔

اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد لجنہ نے عہد دہرایا۔ نظم کے بعد مہمانوں کا تعارف کروایا گیا اور اس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ میڈم سیف اللہ موجے نے افتتاحی خطاب کیا۔ افتتاحی خطاب کے بعد مندرجہ ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

Lumly مجلس کی میڈم مریم سیسے نے لجنہ کو لجنہ کی ذمہ داریوں کو بارے میں بتایا۔ جبکہ New England جماعت کی میڈم فاطمہ موجے نے خلافت کی برکات کے بارے میں تقریر کی۔ مسز سوارے نے آنحضرت ﷺ کی خواتین سے حسن سلوک اور میڈم کانے نے لباس کے بارے میں اسلامی تعلیمات سے لجنہ کو روشناس کروایا۔

تقاریر کے بعد دوسرے ریجنز سے آئی ہوئی نمائندہ خواتین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

دوسرے سیشن میں تلاوت اور نظم کے بعد دینی معلومات، دعاؤں اور یسرنا القرآن پڑھنے کا مقابلہ ہوا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے لجنہ سے خطاب کیا اور ان کے اس منظم اور کامیاب پروگرام پر انہیں مبارکباد دی اور آئندہ مزید اس قسم کے پروگرام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مکرم امیر صاحب کے خطاب کے بعد ریجنل صدر لجنہ میڈم سلمہ کالون نے لجنہ سے خطاب کیا اس کے بعد مکرم امیر صاحب سیرالیون کی اہلیہ نے اعزاز پانے والی خواتین اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر مسز صفیہ بنگورہ نے شاملین کا شکریہ ادا کیا۔

خدا کے فضل سے اجتماع نہایت کامیاب رہا۔ اجتماع میں شامل ہونے والی خواتین نے سفید لباس پہنے ہوئے تھے اور تقاریر کے دوران فضا نعرہ ہائے تکبیر سے بھی گونجتی رہی۔ اجتماع کے انعقاد سے لجنہ میں ایک خاص جوش اور ولولہ پیدا ہوا ہے۔ اجتماع کی حاضری 431 رہی ہے۔

یک روزہ تربیتی کلاس لونسر ریجن

مورخہ 16 دسمبر 2006ء کو ریجنل مشنری لونسر ریجن مکرم ضیاء اللہ صاحب نے اپنے ریجن کی جماعتوں کی بنیادی تعلیم و تربیت کیلئے ایک کلاس کا انعقاد کیا۔ جس میں شاملین کو بنیادی تربیتی اور تعلیمی مسائل کے بارے میں آگاہی دی گئی۔

کلاس میں نماز کی ادائیگی کا طریق، وضو کا طریق، اذان کا طریق اور دوسرے بنیادی مسائل سکھائے گئے۔ اسی طرح بعض بنیادی اختلافی مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی جن میں وفات مسیح علیہ السلام، قرآن وحدیث کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام وغیرہ موضوعات زیر بحث آئے۔ ہر ایک موضوع کے بارے میں احباب نے سوالات بھی کئے اور ایک الگ مجلس سوال وجواب کا اہتمام بھی کیا گیا۔

اس کلاس میں لونسر کی 4 قریبی جماعتوں نے نمائندگی کی۔ جن میں 2 امام، 3 اساتذہ اور ایک ٹاؤن چیف کے علاوہ 19 خدام نے شرکت کی اس طرح حاضرین کی کل تعداد 25 رہی۔ کلاس کے اختتام پر شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔

یک روزہ سرکٹ کانفرنس مشاکا

مورخہ 15 دسمبر کو مشاکا میں ایک یک روزہ سرکٹ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

نماز جمعہ سے قبل آنے والے اماموں کے درمیان مقابلہ تلاوت اور مقابلہ دینی معلومات کا انعقاد کیا گیا۔ ان مقابلہ جات کے بعد مکرم محترم امیر صاحب سیرالیون نے نماز جمعہ پڑھائی اور کھانے کے بعد اس اجلاس کا دوسرا سیشن شروع ہوا جس میں شیخو الفا کروما صاحب سرکٹ مشنری نے ظہور امام مہدی ؑ اور اس دلائل کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد مکرم محترم امیر صاحب نے بھی اسی موضوع پر مزید روشنی ڈالی۔ شاملین نے تقاریر کے بعد سوالات کئے جن کے محترم امیر صاحب نے جوابات دیئے۔ دعا کے ساتھ یہ کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کانفرنس میں سرکٹ کی 13 جماعتوں سے نمائندگان نے شرکت کی۔

افتتاح جامعہ احمدیہ سیرالیون

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مورخہ 6 نومبر 2006ء کو جامعہ احمدیہ سیرالیون کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ الحمد للہ۔ امسال 32 طلباء کے ساتھ پہلی کلاس کا آغاز ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ سالوں میں تعداد میں مزید اضافہ ہوگا۔

اس سلسلہ میں BO ٹاؤن میں جہاں جامعہ واقع ہے سینٹرل مسجد میں ایک سادہ اور پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں علاقے کے معززین، BO ڈسٹرکٹ کے چیف امام، مختلف مسلم تنظیموں کے ریجنل لیڈر، ریجنل مشنریز، احمدیہ سکولز کے پرنسپلز اور احباب جماعت نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔

اس کے بعد مقررین نے جامعہ احمدیہ کی تاریخ، جامعہ کے اغراض ومقاصد اور ابتدائی مشنریز کی قربانیوں کے بارے میں مختصر طور پر طلباء کو بتایا۔

پرنسپلز کانفرنس

خدا کے فضل سے سیرالیون میں جماعت کے تعلیمی ادارے نہایت اعلیٰ طور پر قومی خدمت میں مصروف ہیں۔ خانہ جنگی کے دوران ہمارے اداروں کو بھی کافی نقصان پہنچا۔ ان کی کارکردگی میں بھی کافی کمی آئی۔ گزشتہ سال سے مکرم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے سکولوں کو آرگنائز کرنا شروع کیا اور پرنسپلز کی کانفرنسز کا انعقاد شروع کیا گیا۔ یہ اس سلسلہ کی تیسری کانفرنس تھی۔ جس میں ملک بھر سے 32 سکولز کی نمائندگی میں 26 پرنسپلز نے شرکت کی۔ خدا کے فضل سے اس وقت ملک بھر میں جماعت کے 41 سیکنڈری سکول ہیں۔

میٹنگ میں سکولز کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے حوالے سے مختلف پہلوؤں پر ڈسکشن کی گئی تا کہ جماعت کے سکولوں کی جو شہرت تعلیمی میدان میں ہوا کرتی تھی اس کو پھر سے زندہ کیا جاسکے۔

اسی طرح سکولوں میں قرآن مجید پڑھانے کے حوالے سے معاملات کا جائزہ لیا گیا۔ کیونکہ ہمارے سکولز عربی تعلیم کے حوالے سے مشہور تھے۔ اسی طرح سکول کے بچوں کے یونیفارمز میں اسلامی لباس کے مطابق تبدیلی کرنے کے حوالے سے بعض امور طے پائے۔

ٹیچرز ریفریشر کورس کینما

گزشتہ سال 2005 سے سیرالیون میں ریجنل لیول پر احمدیہ سکولز کے عربک ٹیچرز اور ہیڈ ٹیچرز کے ریفریشر کورسز کے انعقاد کا پروگرام شروع کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں کینما ریجن کے مبلغ مکرم اقبال احمد منیر صاحب نے کینما ریجن میں قائم احمدیہ سکولز کیلئے ایک ریفریشر کورس کا انعقاد کیا۔

اس ریفریشر کورس کے دوران شاملین کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا گیا اور قاعدہ پڑھانے کا طریق سکھایا گیا۔ تا کہ وہ موثر طور پر سکولز میں بچوں کو یسرنا القرآن پڑھا سکیں۔ ریفریشر کورس میں ہر صبح نماز تہجد کا بھی انتظام کیا گیا۔ ان تین دنوں میں شاملین کو اختلافی مسائل کے بارے میں بھی آگاہی دی گئی اور جماعت کا بھرپور تعارف کروایا گیا۔

خدا کے فضل سے جماعت کے عقائد سے آگاہی پانے کے بعد 2 ٹیچرز نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ اس ریفریشر کورس میں کینما کے 21 احمدیہ سکولز سے 55 ٹیچرز نے شرکت کی۔

❁❁❁❁❁❁

MOT

Cars: £38 Vans: £40

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

ریاست خیر پور کے گدی نشین کے عقیدت نامے مہدیٔ دوراں کی خدمت میں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وصال سے قریباً 20 گھنٹے قبل ایک مخالف سرحدی شخص کو شرف ملاقات بخشا اور اسے بتایا کہ:۔

’’دیکھو چار لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے میرے ہاتھ پر فسق وفجور اور فاسد عقیدوں سے توبہ کی......کوئی دن نہیں گزرتا جب کئی اشخاص توبہ کرنے کے لئے نہیں آتے‘‘۔

(اخبار بدر 10/جون 1908ء صفحہ7)

توبہ کرنے والے اس مبارک اور بے نفس گروہ میں رانی پور شریف ضلع خیر پور سکھر ڈویژن سندھ (سابق ریاست خیر پور) کے بزرگ سجادہ نشین اور صوفی خلیفہ محمد صادق علی صاحب ’’مختار عام حضور حضرت سید گیلانی حسنی حسینی مجیدی آفندی‘‘ بھی تھے۔حضرت علی شاہ گیلانی حضرت غوث اعظم کے تیسرے صاحبزادے حضرت سیدنا عبدالعزیز گیلانی کی اولاد میں سے مقتدائے طریقت اور باکمال ولی تھے جنہیں عالم رؤیا میں آنحضرتؐ اور غوث اعظم نے ہند جانے کا ارشاد فرمایا۔چنانچہ آپ بغداد سے اجمیر شریف اور حضرت سید صالح محمد شاہ گیلانی کی دعوت پر رانی پور شریف میں اقامت گزین ہوئے۔

(تذکرۃ الاولیائے سندھ۔مؤلفہ قاضی محمد اقبال حسین نعیمی صاحب ناشر علمی کتاب گھر کراچی اشاعت اپریل 1997ء صفحہ 240)

حضرت خلیفہ محمد صادق علی صاحب سجادہ نشین نے 1907ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا شرف حاصل کیا جس کے بعد حضور کی خدمت میں خلوص وعقیدت سے لبریز دو خطوط لکھے جو اخبار بدر قادیان مورخہ 10/اکتوبر 1907ء صفحہ 11 پر شائع شدہ ہیں۔

ذیل میں ان تاریخی مکاتیب کا متن زیب قرطاس کیا جاتا ہے۔

پہلا مکتوب

’’بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم۔اے سچے مہدی اور سچے ہدایت کرنے والے السلام علیکم روحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آج رسالہ ریویو آف ریلیجنز میری نظر سے گزرا جس نے ثابت کیا اور مجھے سکھایا کہ اخبارات میں جو اشتہارات وغیرہ آپ کی نسبت ہوتے ہیں وہ گمراہ لوگوں کے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔آپ تو ہم کو وہ اسلام جو ہم بھولے ہوئے ہیں سکھانے والے ہیں اور بجائے اس کے کہ آپ سیدنا و مولانا ختم الرسل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر اور جھوٹا بتانے والے ہوں آپ تو ان کے دین کی حمایت کرنے والے اور بڑھانے والے ہیں۔اور اس گروہ سے ہیں جن کی نسبت ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری اُمّت کے علماء ان پیغمبروں سے جو پہلے گزرے ہیں اچھے ہوں گے اور اس سے ایک جزوی طور سے رسالت باقی ہے قیامت تک اَور یہ سلسلہ رہے گا۔

اور آپ کے رسالہ کی نسبت تو یہ کہنا بھی کافی ہے کہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ خدا تعالیٰ کی رُوح نے آپ سے لکھوایا ہے اور وہ خدا کی آواز ہے۔اے سچے مہدی خدا کے بھیجے ہوئے۔صدق دل سے تجھے برحق مانتا ہوں اور خدائے عز وجل اس کا شاہد ہے۔تو ہی ہے مہدی جس کے لئے پہلے سے انتظار تھی۔گمراہ اور کم سمجھ ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مہدی غار میں چھپا ہوا ہے اور عیسیٰ آسمان پر ہے۔خدا ان کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے حالانکہ اس معاملہ کے سمجھنے کے لئے تو تھوڑی سی عقل درکار ہے۔علم کو بھی چھوڑو ،ان کی آنکھوں پر ایک پردہ ہے گمراہی کا۔

اے خدا کے بھیجے ہوئے مہدی اور مربی مرشد مَیں نے مانا کہ قرآن شریف سب سے افضل مرشد اور اسلام کے سکھلانے والا ہے مگر اس کے سمجھنے کے لئے علم اور عقل جب کافی نہیں تو مرشد ضرور چاہئے۔اسی لئے تجھے مرشد لیتا ہوں ۔تُو مجھے تعلیم دے اور صراط مستقیم بتا۔

اور مَیں فاسق وفاجر اور گمراہ حد درجہ کا ہوں ۔ میرے لئے خدا تعالیٰ سے دعا مانگ کہ وہ میرے دل میں وہ نور بھر دے جو اس کی ذات پاک اور نبی کامل ختم الرسل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کے مہدی کی پیروی اور فرمانبرداری کی راہ پر اجالا روشنی کا کام دے۔آمین ثم آمین۔

خاکسار خلیفہ محمد صادق علی مختار عام حضور حضرت پیر سید گیلانی حسنی حسینی آفندی مجیدی۔سجادہ نشین رانی پور شریف۔ ریاست خیر پور۔سندھ۔

❁❁❁❁❁

دوسرا مکتوب

’’بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم۔اے خدا کے پیارے مقبول بندے مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

السلام علیکم روحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مَیں باطنی بصارت سے تیرے حضور پاک میں ہوں اور تیرے مبارک قدموں پر دل وجان نثار کر رہا ہوں ۔دیکھ تُو ہی روشن ضمیر خدا کا رسول ہے ۔دلوں کی پاکی پلیدی کی خدا تجھے اطلاع کرتا ہے ۔ میری عرض جو کرنا چاہتا ہوں توجہ سے سُن ۔مَیں ایک ولی جو ولی حقیقی اور عالم تھا جیسا عالم چاہئے اور پیر تھا جسے پیر طریقت کہتے ہیں جس کے روئے انور پر نور اور رحمت خدا کی برستی تھی۔

یاد آتا ہے تو کیا پھرتا ہوں گھبرایا ہوا۔

اس کا نام خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ تھا اس کا وطن چاچڑاں یا مٹھن کوٹ ہے کا مرید ہوا تھا اور عین اسی وقت جبکہ مَیں اُن سے بیعت کر رہا تھا علماء پنجاب جو پانچ چھ سے کم نہ تھے آئے۔آن حضرت نے اُٹھ کر ان سے مصافحہ کیا۔مَیں بھی بعد حصول سعادت بیعت کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔مولوی صاحبان سے اونہوں نے حال پوچھا۔اونہوں نے عرض کی کہ مرزا غلام احمد قادیانی رسالت کا مدعی پیدا ہوا ہے اور بزرگوں نے بھی فتوے لکھ دئے ہیں آپ بھی ویسا کفر کا فتویٰ لکھ دیں۔

انہوں نے فرمایا بزرگوں نے تو لکھ دیا ہے مَیں تو بزرگ نہیں نہ بزرگی کے آثار و افعال مجھ میں ہیں۔مَیں تو ایک گنہگار فقیر گوشہ نشین جھونپڑی دار ہوں۔اس حالت کے انداز میں کہو تو لکھ دوں ۔ آپ نے کہا کہ لاؤ قلم دوات ۔مولویوں نے کہا بتلائیے تو کیا لکھوگے۔فرمایا کہ ایسے عالموں نے جو اُن پر کفر کا فتویٰ دے کر اپنے آپ کو گنہگار کیا ہے پہلے کسی کو مانا ہے جواب ان کو مانیں گے ۔ مَیں خوب جانتا ہوں کہ وہ ایک خدا کا بہت مقبول بندہ ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

میرا آپ پر ایمان لانا اُن کی بیعت اور ان کی ہدایت کا ثمر ہے ورنہ مَیں بالکل جاہل آدمی ہوں ۔اب تک مَیں ان کی مہاجرت میں پریشان تھا اس کے عشق نے تیرا عشق دے دیا اور اب وہی عشق محبت تیری ذات پاک سے ہے۔

خاکسار خلیفہ محمد صادق علی سجادہ نشین رانی پور شریف‘‘۔

❁❁❁❁❁

آخر میں یہ بتانا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ ضلع خیر پور میرس ہی سندھ کے لاثانی صوفی شاعر حضرت عبدالوہاب سچل سرمست کا مولد ہے۔آپ 1739ء میں اسی ضلع کی ایک بستی درازن میں تولد ہوئے تھے۔

(تذکرۃ اولیائے سندھ صفحہ233)

❁❁❁❁❁

ربع صدی سے خلیفہ رَبّانی کے لئے دعائیں

جناب شیخ احمد قحطان نے قریباً ربع صدی پیشتر برمنگھم کے مجلّہ ’صراط مستقیم‘ (اگست 1983ء) کے صفحہ 7 پر ’’وقت دعا‘‘ کے زیر عنوان تحریر فرمایا:

’’آج اُمّت کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ اللہ اسے ایسا رہنما دے جو اللہ کے خوف سے اس اُمّت کی بہتری کے لئے کام کرے...... جو دل وجان سے امریکہ اور روس کی بجائے بیت اللہ العتیق کو اپنا قبلہ وکعبہ مانے۔

حج کے عظیم اجتماع کے موقع پر حاجی کو اخلاص و عاجزی کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہئے:

”اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ قَائِدًا وَخَلِیْفَۃً رَبَّانِیًا الجمیع اقطار العالم الاسْلَامِی یسمع کَلَام اللّٰہِ ویسمعنا و ینقاد الی اللہ و یقودنا ویحکم کتاب اللہ ویحرسہ“۔

اے اللہ ہم تجھ سے ایسا رہنما اور خلیفہ ربّانی مانگتے ہیں جو سارے عالم اسلام کی رہنمائی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔جو اللہ کا کلام خود سنے اور ہمیں سنائے ۔جو اللہ تعالیٰ کا مطیع ہو اور ہمیں اس کا مطیع بنائے۔جو اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلے کرے اور اس کی حفاظت کرے‘‘۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے:

”اذا عظمت امتی الدنیا نزعت منھا ھیبۃ الاسلام واذا ترکت الامر بالمعروف والنھی عن المنکر حُرمت برکۃ الوحی و اذا تسابت سقطت من عین اللہ“

(الدر عن الحکیم الترمذی بحوالہ فضائل تبلیغ از مولوی محمد ذکریا صاحب)

یعنی جب میری اُمّت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت اُس سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ بیٹھے گی وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی۔اور جب آپس میں گالی گلوچ کرے گی تو اللہ جلّشانہ کی نگاہ سے گر جائے گی۔

قرآن مجید اور حدیث دونوں کی رو سے خلافت علی منہاج النبوۃ کا قیام کسی نبی کی بعثت کے بعد ہی ممکن ہے اور دنیا بھر کے علماء خاتمہ نبوت پر جشن عام مناتے آرہے ہیں۔دوسری اُن کی رُو سے خدا کے کلام و الہام پر بھی مہر لگ چکی ہے ۔پس نظام خلافت صرف اُسی جماعت مومنین کو عطا کیا جا سکتا تھا جس میں نبوت اور وحی والہام کا فیضان جاری ہے اور ایسی جماعت دنیا کی سطح پر سوائے احمدیہ جماعت کے اور کوئی نہیں ہے۔ اس لئے وہ نعمت جس سے دوسرے مسلمان چودہ صدیوں سے محروم ہیں وہ جماعت احمدیہ کو ایک صدی سے میسر ہے اور اسی لئے تمکنت دین اور عالمی غلبہ اسلام اُسی کے ساتھ وابستہ ہے۔زمین وآسمان ٹل سکتے ہیں مگر کوئی بڑی سے بڑی حکومت بھی اس تقدیر کو بدل نہیں سکتی اور ہرگز نہیں بدل سکتی!!۔

❁❁❁❁❁

ایک پوشیدہ صداقت

اس ضمن میں ایک نہایت چھُپی ہوئی صداقت یہ ہے کہ 20/نومبر 1905ء کو اللہ جلّشانہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے خلفاء احمدیت کا مشن ہی یہ قرار دیا گیا کہ وہ مسلمانان عالم کو دین مصطفوی کے جھنڈے تلے جمع کر دیں گے ۔ چنانچہ الہام ہوا:

’’اِنِّیْ مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ‘‘۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کی تشریح میں یہ پُر جلال پیشگوئی فرمائی کہ:

’’اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانان روئے زمین عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِد جمع ہوں اور وہ ہو کے رہیں گے‘‘۔

(الحکم 30/نومبر 1905ء صفحہ2)

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

❁❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

بقیہ: خدائی نصرت کس کے ساتھ ہے؟
از صفحہ نمبر 4

مطابق اور حجۃ الوداع کے موقع پر فیصلہ کن ارشادِ نبوی کے تابع حق پر کون ہے؟ قتل و غارت میں ڈوبی ہوئی پریشان حال اور تتر بتر موجودہ امتِ مسلمہ جس کے بیشمار اور جاہل و بے مہار افراد دن رات ایک دوسرے کی جان، مال اور عزت کے لٹیرے بنے ہوئے ہیں یا دوسری طرف ایک لڑی میں پروئی ہوئی اور ایک ہاتھ پر بیعت شدہ دُنیا بھر میں دشمنانِ اسلام کو براہین اور اعلیٰ کردار سے فتح کرنے والی جماعتِ احمدیہ؟

جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمتِ اسلام کے ایمان افروز نظارے

جماعت احمدیہ عالمگیر کے جلسہ سالانہ 2004ء منعقدہ U.K کے بابرکت موقع پر امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ الودود کی تقاریر میں سے بیان فرمودہ کچھ اعداد و شمار اور حقائق مختصراً پیش کئے جاتے ہیں جن سے جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمتِ اسلام اور خدمتِ انسانیت کے خوشکن اور روشن نظارے دیکھے جاسکتے ہیں اور خدا کے فضل سے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ جماعت احمدیہ مسلسل شاہراہ ترقی پر آگے ہی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔

❁...... دنیا کے 178 ممالک میں جماعتِ احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔

❁...... مالی سال 4-2003ء میں مجموعی طور پر جماعتِ احمدیہ عالمگیر نے گزشتہ سال کی نسبت 24 فیصد زائد کی مالی قربانی پیش کی۔

❁...... 1984ء کے ظالمانہ آرڈیننس کے بعد گذشتہ ۲۰ سالوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 87 نئے ممالک میں احمدیت کا بابرکت نفوذ ہوا۔

❁...... دورانِ سال (2004ء) جماعت کو 162 مساجد عطا ہوئیں۔ جن میں 74 نئی تعمیر کی گئیں جبکہ 88 بنی بنائی اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیں۔ گذشتہ سال 20 سال میں 13 ہزار 457 نئی مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ سال 2004ء میں لندن میں بیت الفتوح لندن کی وسیع و پُرشکوہ عمارت مکمل ہوئی۔ لندن کے مشہور اخبار Inedependent نے خدا کے اس پاک گھر کو دنیا کی 50 ماڈرن بلڈنگز میں شامل کیا ہے۔ الحمدللہ

❁...... 2004ء تک دعوۃ الی اللہ اور تبلیغِ اسلام کے مراکز کی تعداد 1389 تک پہنچ گئی ہے۔

❁...... جماعت احمدیہ عالمگیر کو خدمتِ قرآن کے سلسلہ میں 2004ء تک دنیا کی 58 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔

❁...... اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں 2004ء میں مختلف ممالک کی 26 زبانوں میں 84 کتب اور فولڈرز تیار ہوئے ہیں۔

❁...... مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے 12 ممالک 36 ہسپتال اور کلِنک خلقِ خدا کا علاج کر رہے ہیں جبکہ 8 ممالک میں 373 سکولز تعلیمی و تربیتی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

❁...... واقفینِ نو (مستقبل کے مربیان اور مختلف میدانوں کے ماہر) کی تعداد 2004ء تک 28 ہزار 300 سو سے زائد ہو چکی ہے۔

❁...... اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے MTA (احمدیہ مسلم ٹیلی وژن) دنیا بھر میں لگاتار 24 گھنٹے (Round the Clock) اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا رہا ہے۔ MTA کی ٹیم کی اکثریت رضا کاروں کی ہے جو وقف کے جذبے کے تحت کام کرتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

❁...... ہومیو پیتھک طریق علاج کے ذریعہ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دنیا بھر کے پچپن (55) ممالک میں مخلوقِ خدا کے علاج کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمدللہ

❁...... 2004ء میں 3 لاکھ نئے لوگ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

(کوائف از روزنامہ الفضل مورخہ 6/ اگست 2004ء)

عابد نظامی صاحب کی واضح گواہی اور تلقین کا حوالہ

عابد نظامی صاحب اس سارے دور کے خود چشم دید گواہ ہیں کہ کس طرح امتِ مسلمہ کے لئے یہ دَور بوجہ اس کی بداعمالیوں اور خام خیالیوں اور ناکامیوں کے لگاتار اور روز بروز پُر آشوب ثابت ہو رہا ہے اور جس کی وجہ سے مسلمان نصرتِ الٰہی سے محروم ہیں۔ اس بات کی گواہی خود خواجہ عابد نظامی صاحب اپنے ایک مضمون میں بیان کرتے ہیں جو زیرِ عنوان ”نصرتِ الٰہی اور مردِ مومن“ نوائے وقت مورخہ 10/ ستمبر 2004ء میں شائع ہوا ہے۔ عابد نظامی صاحب لکھتے ہیں:

”جو لوگ اللہ کے احکام کے مطابق مومن کی حیثیت سے زندگی گزارتے ہیں، ان کے لئے یہ وعدہ ہے کہ وہ نصرت الٰہی کے سزاوار ہیں۔“

اس تسلسل میں عابد نظامی صاحب سورہ نور کی آیت 55 (آیت استخلاف - ناقل) کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں۔

”اس آیت کریمہ سے یہ بات واضح ہے کہ نصرت الٰہی کے لئے اولین شرط ایمان اور عمل صالح ہیں۔ جیسا کہ سورۂ آل عمران میں فرمایا: اور تم ہی غالب رہو گے، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ (آیت 139) نظامی صاحب تشریح کرتے ہیں۔ ”گویا مسلمانوں کو کامیابی، سربلندی اور فتح و نصرت کا ایک ہی نسخہ کیمیا بتایا، اور کہا کہ اگر اس کا اہتمام رکھو گے، تو دُنیا میں ہمیشہ سربلند رہو گے، اور کوئی قوم تمہیں مغلوب نہیں کر سکے گی۔“

نیز ارشاد فرمایا:

”اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے، تو تم پر کوئی (دشمن) غالب نہیں آسکتا“۔ (آل عمران: 160)

(مضمون عابد نظامی صاحب مطبوعہ نوائے وقت 10/ ستمبر 2004ء ملی ایڈیشن)

نتیجہ کیا نکلا؟

قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات، جو نظامی صاحب نے اپنے مضمون کو واضح کرنے اور مدلّل بنانے کے لئے درج کی ہیں، کے مطابق آج مسلمانوں کو بوجہ اُن کے ایمان و اعمال کی پامالی کے خدا تعالیٰ کی نصرت حاصل نہیں رہی۔ اس لئے عابد نظامی صاحب اپنے مضمون کی آخری سطور میں بطور تلقین واضح کرتے ہیں کہ اگر مسلمان (بشمول اُن کے) آج نصرت الٰہی کی نعمت کے متمنی ہیں تو پھر انہیں یہ شرط یاد رکھنی چاہئے کہ:

”نصرت الٰہی کی یہ نعمت آج بھی ہمیں حاصل ہو سکتی ہے، بشرطیکہ ہم سچے مومن بنیں، اور اغیار پر بھروسہ کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے احکام کو پیشِ نظر رکھیں اور اُس پر کامل بھروسہ رکھیں۔ اس کا فرمان ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے، تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔“ (آل عمران: 160)

معترضین و مخالفینِ احمدیت (بشمول عابد نظامی فریق) کو اُن کا اپنا دینی و اخلاقی و معاشرتی چہرہ دکھانے کے لئے ہم نے زیرِ نظر مضمون میں کچھ نمایاں اور واضح حوالے (آئینے) پیش کئے تھے اب ان میں عابد نظامی صاحب کا خود اپنا بیان اور اعترافِ حقیقت بھی شامل ہو گیا ہے۔

اسے کہتے ہیں: لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کھل کر تصدیق مزید کرتے ہیں

اب مضمون کے آخر میں تصدیق مزید کے طور پر ڈاکٹر اسرار احمد کا ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد اپنے مضمون ”ہیں آج کیوں ذلیل“ (مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 16/ اپریل 1993ء) میں واضح طور پر بیان کرتے ہیں ”ہم سورہ بقرہ کی آیت 61 میں وارد شدہ الفاظ ...... ’اُن پر ذلت اور مسکنت تھوپ دی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے‘ کو پڑھتے ہوئے اطمینان سے گزر جاتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ الفاظ یہودیوں کے بارے میں وارد ہوئے ہیں لیکن اگر موجودہ حالات کا معروض مطالعہ کیا جائے تو اس وقت ان الفاظِ قرآنی کے مصداقِ کامل مسلمان ہیں نہ کہ یہود! واضح رہے کہ ذرا سی تقدیم و تاخیر کے ساتھ یہی مضمون سورہ آل عمران کی آیت 112 میں وارد ہوا ہے۔ اسی طرح سورہ فاتحہ کی آخری آیت کی تفسیر کے ضمن میں اس امر پر مفسرین کا تقریباً اجماع ہے کہ...... ”مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ“ کی عملی تفسیر یہود ہیں اور ”ضَآلِّیْن“ کی نصاریٰ جبکہ واقعہ یہ ہے کہ اگرچہ موخر الذکر یعنی عیسائیوں کا گمراہ ہونا تو یقیناً اب بھی سو فیصد درست ہے لیکن ”مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ“ کی عملی تفسیر تو اِس وقت یہود نہیں ’مسلمان‘ ہیں“۔

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 16/ اپریل 1993ء)

اور سنئے! ڈاکٹر اسرار احمد متذکرہ بالا مضمون میں یہ بھی اعتراف اور اعلان کرتے ہیں کہ ”اس وقت ہم بحیثیت امت عذاب الٰہی کی گرفت میں ہیں۔“

(مضمون ”ہیں آج کیوں ذلیل“ از ڈاکٹر اسرار احمد مطبوعہ نوائے وقت 16/ اپریل 1993ء)

اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کا پرچار کرتی ہے کہ اس دور کے مسیحا اور مہدی موعود سب ناامیدوں اور نامرادوں کے لئے آسمانی خوشخبری لے کر آئے ہیں۔

روشنی اور امید کا پیغام

بے شک امت مسلمہ آج کل گوناگوں مشکلات اور خطرات میں گھری ہوئی ہے جس کا ہر طرف اعتراف اور شور ہے اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ اور اُس کے حبیب پاک سے دُوری اور ان کے احکامات نہ ماننے کا نتیجہ ہے اور اُس آسمانی نور اور نعمت کا کفران ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احیاء اور مسلمانوں کی اصلاح و فلاح کے لئے امت میں خلافتِ راشدہ اور مجددینِ کرام کی مبارک شکل میں جاری فرمایا تھا۔ ایک سو سال سے زائد عرصہ گزر رہا ہے کہ مسلمان مامورِ زمانہ کی آواز پر کان دھرنے سے پہلو تہی اختیار کر رہے ہیں اور مایوسی و ناکامی کے گرداب میں ہاتھ پاؤں مارنے کی بے سُود کوشش میں مصروف ہیں۔ جبکہ مامور زمانہ یعنی حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امت مسلمہ کو یہ عظیم الشان خوشخبری سناتے ہیں:

”اے دانش مندو! تم اِس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور گہری تاریکی کے دِنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمہ اسلام و اشاعتِ نور حضرت خیر الانام اور تائیدِ مسلمانوں کے لئے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دُنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دینِ اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اُسے سرد اور بے رونق نہیں ہونے دوں گا وہ تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں موکّد طور پر بیان کر چکا تھا۔

پھر مَیں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا کہ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق نہیں پڑنے دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایمان دار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔“

(رسالہ فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 6 تا 8 مطبوعہ لندن)

❁❁❁❁❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-
http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت چودھری اللہ داد خان صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 13 /اکتوبر 2005ء میں حضرت چودھری اللہ داد خان صاحبؓ کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت چودھری اللہ داد خان صاحبؓ ضلع شاہ پور (نزد بھیرہ) کے باشندے تھے۔ آپ تقریباً 1873ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد شاہ پور چھاؤنی میں دفتر رجسٹرار میں کلرک کے طور پر پچاس روپے ماہوار پر ملازمت اختیار کی۔ سترہ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی میں آگئے۔ حضورؑ نے اپنی کتاب ''انجام آتھم'' میں آپؓ کو بھی اپنے 313 صحابہ میں 260 ویں نمبر پر شامل فرمایا ہے۔

حضورؑ کے نام اپنے ایک مکتوب میں رقمطراز ہیں: ''خاکسار کے دل میں عرصہ دراز سے شعلۂ محبت بھڑکا ہوا تھا۔ 1890ء یعنی ایام طالب علمی سے جبکہ خاکسار انٹرنس تعلیم پاتا تھا محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور کے ساتھ تعلق اخلاص مندی نصیب ہوا جس کو اب چودھواں سال جا رہا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس تعلق میں روز افزوں ترقی ہی ہوتی چلی آئی اور یہ رشتہ دن بدن مستحکم ہی ہوتا گیا اور بتدریج محسوس ہوتا گیا کہ اس پیوند کی مضبوط رسی کے ذریعے عالم تاریکی سے ایک بیّن روشنی کی طرف کھینچا جا رہا ہوں اور الفت ومحبت نے تو ایسی ترقی کی کہ چھ سات سال سے بڑے جوش کے ساتھ یہی دلی خواہش رہی کہ کوئی صورت ایسی پیدا ہو کہ بقیہ ایام زندگی حضور کے بابرکت اور سراپا نورخیز قدموں میں گزاروں جس سے دین و دنیا کی اصلاح ہوکر حسنات دارین سے مستفیض وبہرہ مند ہوں''۔

شاہ پور میں ملازمت کے دوران بوجہ احمدی ہونے کے آپؓ کو بار بار ابتلاء میں ڈالا گیا۔ حضورؑ آپؓ کے خطوط کے جواب میں صبر اور استقلال کی تلقین فرماتے اور ہمت نہ ہارنے کی تاکید فرماتے۔ چنانچہ ایک مکتوب میں فرمایا: ''ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلاء کا ہونا ضروری ہے اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہئے ...... جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے اس کو کسی قدر ابتلاء کا مزہ چکھاتا ہے تا اس کی آنکھ کھلے اور وہ سمجھے کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے امتحان کے وقت اس بات میں خوبی نہیں کہ بہت جزع فزع کرکے مخلصی چاہیں بلکہ اس میں خوبی ہے کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکھانا چاہئے''۔

حضرت چودھری صاحبؓ کو حضور علیہ السلام کے قدموں میں رہنا اس قدر محبوب تھا کہ بار بار اس کا اظہار حضورؑ سے فرماتے۔ آخر آپؓ کی دعا قبول ہوئی اور جب رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا آغاز ہوا تو دفتر میگزین میں کلرک کی ضرورت تھی۔ مولوی محمد علی صاحب نے اس آسامی کے لئے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ اس جگہ آجائیں، 15 روپے ماہوار ملا کریں گے۔ آگے جیسے جیسے رسالہ میں ترقی ہوگی، الاؤنس بھی بڑھنے کا امکان ہوگا۔ چنانچہ آپؓ نے یہ پیشکش حضورؑ کی خدمت میں عرض کی تو حضورؑ نے جواباً تحریر فرمایا: ''اگرچہ سرکاری نوکری پچاس روپیہ آپ کو ملتے ہیں ایک ظاہربین شخص کی نظر میں اس کو چھوڑنا اور ...... روپیہ (15 روپیہ۔ ناقل) پر جو وہ بھی ابھی ایک ظنی بات ہے، قناعت کرنا دنیوی مصلحت کے برخلاف ہے لیکن آپ جیسا آدمی جو استقامت اور اخلاص اور توکّل علی اللہ کا ہنر اپنے اندر رکھتا ہو اس کے لئے درحقیقت ان خیالات سفلیہ کی پیروی کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ عمر ناپائدار اور اس جگہ کی محبت از بس غنیمت ہے اور بہرحال خدا تعالیٰ رازق ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر یہ فرض کرلیں کہ کسی دن میگزین کا سلسلہ بند ہو جائے مگر خدا تعالیٰ کے فضل کا سلسلہ بند نہیں ہوسکتا''۔

1904ء کی ابتداء میں حضرت چودھری صاحبؓ ہجرت کرکے قادیان آگئے اور دفتر میگزین میں ہیڈ کلرک متعین ہوئے۔ چنانچہ یہ ہجرت آپؓ کی مالی قربانی کی بھی شاندار مثال ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی آپؓ نے جماعت کی ہر مالی تحریک میں حصہ ڈالنے کی سعی کی۔ رسالہ ریویو کے خریدار دہندگان، مدرسہ تعلیم الاسلام اور امداد داخلہ امتحان طلباء کالج کی مدّات میں بھی آپؓ شامل ہوتے۔ حضرت اقدسؑ نے جب قادیان میں مدرسہ کے قیام کی تجویز پیش کی اور دوستوں کو مالی تحریک فرمائی تو آپ بھی اوّل طور پر لبیک کہنے والوں میں سے تھے۔ حضور نے اپنے اشتہار میں آپؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''اللہ داد صاحب کلرک شاہ پور نے 8 ماہواری چندہ دینا قبول کیا ہے''۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے علاوہ اخبار البدر کی اشاعت میں بھی آپ بھرپور حصہ لیتے اور اس کے لئے نئے سے نئے خریدار مہیا کرتے۔ بعض اوقات اپنے خرچ سے بھی دوسروں کے لئے اخبار لگوا دیتے۔ اخبار بدر ایک جگہ لکھتا ہے: ''بابو الٰہ داد خان صاحب کلرک شاہ پور جو کہ ان دنوں میں قادیان میں مقیم ہیں البدر کو مطالعہ فرما کر اس کی سالم فائل بابت 03 خرید لی ہے اور آئندہ کے لئے مستقل خریدار ہوگئے ہیں اور چار خریدار نئے البدر کو دیئے ہیں......''۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ''انصار بدر'' کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''جب سے اخبار بدر کا نیا سلسلہ شروع ہوا ہے مخدومی اخویم منشی اللہ داد صاحب اس کے اول درجہ کے انصار میں شامل ہیں۔ سال گزشتہ میں بھی آپ نے کئی آدمیوں کے نام اخبار اپنی گرہ سے جاری کرایا تھا اور اب بھی اول درجہ کی قیمت پیشگی عطا کی ہے اور دو اور دوستوں کے نام اخبار جاری رکھا ہے۔

حضرت چودھری صاحبؓ دفتری امور کے علاوہ مدرسہ احمدیہ کی اعانت اور اعزازی ٹیچر کا کام بھی کرتے رہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں: ''فضل درزی نے ایک اور بات سنائی کہ ایک دفعہ میں منشی اللہ داد صاحب مرحوم کے پاس رات کو نو بجے گیا تو دفتر میں بیٹھے کام کررہے تھے میں نے کہا کیا دن کام کے واسطے تھوڑا ہے جو آپ رات بھی دفتر میں لگے رہتے ہیں۔ فرمایا کہ دن کو تنخواہ کے لئے کام کرتا ہوں رات کو خدا کے لئے۔......''

1904ء میں اللہ تعالیٰ نے مقدمات گورداسپور میں حضرت مسیح موعودؑ کی بریت کے سامان پیدا فرمائے تو حضرت چودھری اللہ داد خان صاحبؓ نے ایک فارسی نظم لکھی۔ آپؓ کوئی شاعر نہ تھے مگر جوش نے ان سے پاکیزہ اشعار لکھوائے جو بدر میں شائع ہوئے۔

آپؓ جولائی 1905ء میں اسہال کی وجہ سے شدید بیمار ہوگئے اور نہایت سخت کمزوری تھی۔ دس دن تک حالت نازک رہی۔ دسویں دن حضور علیہ السلام کو خبر ہوئی۔ آپؑ نے بعد عذر دوائی ارسال کی اور پندرہ پندرہ منٹ کے بعد تین دفعہ ارسال فرمائی۔ تیسری دفعہ دوائی پیتے ہی فوراً اسہال اور قے بند ہوگئی اور تمام کرب اور تکلیف رفع ہوگئی اور چودھری صاحبؓ صحت کے ساتھ اٹھ بیٹھے۔

آپؓ کو حضرت اقدسؑ سے عشق تھا جس کا اظہار آپؓ کے کئی خطوط جو دوسروں کو لکھے گئے، اُن سے ہوتا ہے۔ گو آپؓ کی وفات حضورؑ کی زندگی میں ہی ہوگئی تھی لیکن حضرت حکیم نورالدین صاحبؓ کے متعلق آپؓ کا ایمان آپؓ کے اِن الفاظ سے ظاہر ہے کہ: ''بلحاظ جامعیت کمالات کے جناب حضرت مخدوم الملّۃ وحکیم الامّۃ جناب مولوی نورالدین صاحب کو حضرت اقدس کے بعد خاکسار کامل مرد خدا یقین کرتا ہے اور اس لحاظ سے ان کے ساتھ دلی کمال محبت ہے۔ ہر وقت خواہش رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ان کے کامل اتباع وان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے''۔

مئی 1906ء میں حضرت چودھری صاحبؓ تپ محرقہ سے علیل ہوگئے اور سترہ دن تک بخار میں مبتلا رہ کر 27 مئی 1906ء کی صبح بعمر 32 سال وفات پاگئے۔ اگرچہ آپؓ نے ابھی تک وصیت نہ کی تھی لیکن حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ''چودھری اللہ داد صاحب بڑے مخلص تھے۔ ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہوتا ہے'' اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے چنانچہ حسب الحکم ایسا ہی کیا گیا۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہونے والے آپ تیسرے شخص تھے۔ آپ سے پہلے اس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت میاں الٰہی بخش صاحب مالیرکوٹلوی مدفون تھے۔

ایک بار حضور علیہ السلام کی پاکیزہ مجلس میں آپؓ کا ذکر ہوا تو حضورؑ نے فرمایا: ''بڑے مخلص آدمی تھے ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہے۔ جو الہام الٰہی نازل ہوا تھا کہ ''دو شہتیر ٹوٹ گئے'' ان میں سے ایک شہتیر تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تھے، دوسرے چودھری صاحب معلوم ہوتے ہیں''۔

نیز فرمایا کہ: ''یہ جو رؤیا دیکھا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی قبر کے پاس دو اور قبریں ہیں وہ بھی پورا ہوا۔ ایک قبر الٰہی بخش صاحب ساکن مالیرکوٹلہ کی بنی اور دوسری چودھری صاحب مرحوم کی بنی''۔

ایک اور موقع پر آپؓ کے متعلق فرمایا: ''قبرستان کے متعلق جو الہام الٰہی تھا کہ انزل فیھا رحمۃ اس کے مستحق چودھری صاحب موصوف بھی ہوئے''۔

حضرت چودھری صاحبؓ ایک اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز تھے۔ بہت ہر دلعزیز، خوش اخلاق اور جماعت کے نوجوانوں کی تربیت کا خاص جوش رکھتے تھے۔ لوگ ان کو امین سمجھ کر اپنی امانتیں بھی ان کے پاس رکھتے تھے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی وجہ امتیاز

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27 اکتوبر 2005ء میں مکرم حافظ محمد صدیق صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی حسین اور دلکش یادیں بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آج سے تقریباً چالیس سال قبل تعلیم الاسلام ہائی سکول کی پروقار عمارت میں خالص دینی ماحول میں خاکسار کو اپنے بزرگ اساتذہ کے قدموں میں بیٹھ کر شرف تلمذ طے کرنے کا موقعہ میسر آیا۔

دیگر سکولوں کی طرح ہمارے سکول میں بھی روزانہ پڑھائی کے آغاز سے پہلے اسمبلی ہوتی۔ اسمبلی میں تلاوت، نظم کے بعد مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی طلباء کو درس حدیث سناتے اور طلباء کو تلقین کرتے کہ وہ اپنی زندگی فرمان نبویؐ کے مطابق بنانے کی کوشش کریں۔ ہر کلاس میں طلباء قرآن کریم کے امتحان میں پاس ہوتے تو انہیں سکول کے امتحان میں شامل ہونے کی اجازت ہوتی۔

ہمارا سکول دینی تعلیمات کا ایک ٹھیٹھ نمونہ تھا۔ اس کا اندازہ آپ اس بات سے بھی کرسکتے ہیں کہ ایک دفعہ غالباً 1967ء میں اس وقت کے وزیر تعلیم مکرم جناب ظہیرالاسلام ہائی سکول کا معائنہ کرنے ربوہ تشریف لائے خاکسار اس وقت نہم کلاس کا طالب علم تھا موصوف مصروف شخصیت تھے اپنے پروگرام کے مطابق وہ صرف ہماری کلاس میں تشریف لائے اور ایک طالب علم کے پاس آکر فرمایا کہ چاند دیکھنے کی دعا سناؤ۔ اس نے فوراً کھڑے ہوکر دعا اور اس کا ترجمہ بھی موصوف وزیر کو سنا دیا۔ یہ جواب سن کر موصوف ہلکی سی مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے ہمارے کمرہ سے باہر چل دیئے اور سکول کی عمارت دیکھتے ہوئے سٹاف روم میں تشریف لے گئے اور ہیڈ ماسٹر صاحب مکرم محمد ابراہیم صاحب جمونی اور دیگر اساتذہ کرام سے ملاقات کے بعد وہاں موجود ایک رجسٹر پر جو ریمارکس تحریر فرمائے اس کا خلاصہ یہ تھا کہ اب تک میں نے پاکستان میں جتنے بھی سکولوں کا معائنہ کیا ہے ان میں صحیح دینی تعلیم کا نمونہ یہی ایک سکول ہے۔ ان ریمارکس پر ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب کو بہت خوشی ہوئی انہوں نے اپنی خوشی کا اظہار اس طرح کیا کہ اس روز بقیہ وقت کے لئے سکول میں عام تعطیل کا اعلان کر دیا۔ نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ علمی ادبی اور ورزشی مقابلہ جات میں بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ایک نمایاں مقام تھا۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
16th February 2007 – 22nd February 2007

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 16th February 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
00:55	Seerat-Un-Nabi
01:45	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 345, Recorded on 19/11/1997.
02:50	Huzoor's Tours: Programme documenting Huzoor's visit to Burkina Faso, West Africa.
03:50	Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 165, Recorded on 9th December 1996.
05:15	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor, recorded on 11th March 2006.
07:55	Le Francais C'est Facile: programme no. 93.
08:20	Siraiki Service
09:15	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 22, recorded on 16th December 1994.
10:15	Indonesian Service
11:15	Seerat Sahaba Rasool (saw)
11:55	Tilaawat & MTA News Review Special
13:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh.
14:15	Dars-e-Hadith
14:30	Bengali Mulaqa'at: a question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Bengali speaking friends. Rec: 02/11/1999.
15:25	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:05	Friday Sermon [R]
17:10	Interview: An interview with Kanwar Idrees
18:00	Le Francais C'est Facile: programme no. 92 [R]
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News Review Special
21:15	Friday Sermon [R]
22:15	MTA Variety: a documentary about space shuttles.
23:00	Urdu Mulaqa'at: Session 20 [R]

Saturday 17th February 2007

00:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:05	Le Francais C'est Facile: Lesson number 93.
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 346, Recorded on 20/11/1997.
02:35	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 16th February 2007.
03:35	Bengali Mulaq'at: a question and answer session wuth Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Bengali speaking guests. Recorded on 2nd November 1999.
04:30	Interview: An interview with Kanwar Idrees.
05:20	MTA Variety [R]
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 2nd July 2006.
08:00	Seerat Hadhrat Masih-e-Maud (as)
08:45	Friday Sermon [R]
09:55	Indonesian Service
10:55	French Service
12:00	Tilaawat & MTA International Jama'at News
12:55	Bengali Service
14:00	Intikhab-e-Sukhan: Live nazm request programme.
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
15:55	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
16:55	Question Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 15/06/1996 part 2.
18:00	MTA Variety: a programme about arts and crafts.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam. Hosted by Muhammad Sharif. Recorded on 06/01/07.
20:35	MTA International Jama'at News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:10	Seerat Hadhrat Masih-e-Maud (as) [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday 18th February 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Quran Quiz
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 347, recorded on 25/11/1997.
02:30	Seerat Sahaba Masih-e-Maud
03:25	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 16th February 2007.
04:35	Moshaa'irah: an evening of poetry
05:25	MTA Variety: a programme about arts and crafts.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor. Recorded on 19th March 2005.
08:05	Learning Arabic: programme no. 18.
08:25	MTA Travel: A travel programme taking a look at the Indian city of Delhi.
09:00	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Burkina Faso.
09:55	Indonesian Service
10:55	Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 9th June 2006.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bengali Service: Reply to allegations
14:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 16th February 2007.
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
16:00	Huzoor's Tours [R]
17:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th March 1995. Part 1.
17:55	MTA Travel: a programme taking a look at Islamabad, the Capital city of Pakistan.
18:30	Arabic Service: Nazarat
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 348, Recorded on 26/11/1997.
20:30	MTA International News Review [R]
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:05	Huzoor's Tours [R]
23:00	Ilmi Khitabaat

Monday 19th February 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05	Learning Arabic: Programme No. 18
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 348, Recorded on 26/11/1997.
02:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 16th February 2007.
03:35	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th March 1995. Part 1.
04:30	MTA Travel [R]
05:00	Ilmi Khitabaat: an Urdu speech on the topic of te blessings of the Holy Qur'an.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:15	Children's Class with Huzoor. Recorded on 2nd April 2005.
08:30	Le Francais C'est Facile, Programme No. 40
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 36, Recorded on 13th July 1998.
10:05	Indonesian Service
11:25	Aaina: a discussion programme in reply to allegations made against Islam.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:00	Bengali Service
14:05	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 17/03/2006.
15:10	Children's Class [R]
16:25	Medical Matters: a discussion on skin diseases
17:00	Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 349, Recorded on 27/11/1997.
20:35	MTA International Jama'at News
21:10	Children's Class [R]
22:25	Spotlight
23:15	Friday Sermon: recorded on 17/03/2006

Tuesday 20th February 2007

00:15	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:15	Medical Matters
01:45	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 349, Recorded on 27/11/1997.
02:50	Friday Sermon: recorded on 17/03/2006.
03:45	Aaina: a discussion programme in reply to allegations made against Islam.
04:15	Le Francais C'est Facile, Programme No. 40
04:55	Rencontre Avec Les Francophones: Session 36, Recorded on 13th July 1998.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:10	Children's class with Huzoor. Recorded on 19th February 2006.
08:20	Special programmes for Hadhrat Musleh Maud day.
10:00	Indonesian Service
10:55	Special programmes for Hadhrat Musleh Maud day.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:05	Bengali Service
14:10	Special programmes for Hadhrat Musleh Maud day.
16:15	Children's Class [R]
17:15	Special programmes for Hadhrat Musleh Maud day.
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:05	Children's Class [R]
22:10	Special programmes for Hadhrat Musleh Maud day.

Wednesday 21st February 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:10	Special programmes for Hadhrat Musleh Maud day.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:10	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 09/09/06 at Hadeeqa-tul-Mehdi.
08:15	Seerat Hadhrat Masih-e-Maud (as)
08:50	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th April 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:10	Bengali Service
14:10	From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd July 1983 on the topic of the problems faced by Ahmadi Muslim's in Pakistan.
14:35	Lajna Magazine
15:10	Jalsa Speeches: a speech delivered by Bilal Atkinson on the topic of 'The Holy Quran: the final guidance for mankind'. Recorded on 1st August 1999 on the occaision of Jalsa Salana UK.
15:50	Al Maa'idah: a programme teaching how to cook fish curry.
16:20	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) Class [R]
17:25	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session number 351, recorded on 03/12/1997.
20:25	MTA International News Review
21:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) Class [R]
22:05	Jalsa Speeches [R]
21:00	From the Archives [R]
23:20	Lajna Magazine [R]

Thursday 22nd February 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session number 351, recorded on 03/12/1997.
02:25	The Philosophy of the Teachings of Islam
03:05	Hamari Kaa'enaat
03:30	From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd July 1983 on the topic of the problems faced by Ahmadi Muslim's in Pakistan.
04:05	Lajna Magazine
04:55	Al Maa'idah: a programme teaching how to cook fish curry.
05:30	Jalsa Speeches
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 1st July 2006.
08:00	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Session no. 11. Recorded on 24/04/94.
09:10	Huzoor's Tours: programme documenting huzoor's visit to Burkina Faso.
10:10	Al Maaidah
10:25	Indonesian Service
11:45	Dars-e-Hadith
12:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05	Bengali Service
14:10	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 166, recorded on 10th December 1996.
15:30	Huzoor's Tours [R]
16:35	English Mulaqa'at [R]
17:40	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
18:30	Arabic Service: Al Hiwar Al Mubashar
20:30	MTA News Review
21:05	Tarjamatul Qur'an Class, Session: 166 [R]
22:10	Seerat-un-Nabi [R]
22:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT***

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 | Friday February 09, 2007 | Issue No. 06

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کی مختصر جھلکیاں

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی کی عظیم قربانیوں سے تعمیر ہونے والی مسجد خدیجہ برلن کے سنگ بنیاد رکھے جانے کی بابرکت تقریب

ہماری مساجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے اور ان عبادت کرنے والوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے ساتھ بندوں کی محبت پیدا کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ یہ پیغام ہے جو ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ (تقریب سنگ بنیاد کے موقع پر حضور انور کا ولولہ انگیز اور روح پرور خطاب)

مسجد خدیجہ کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر بعض مخالفین کا مظاہرہ۔ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی حفاظت اور نصرت و تائید کے روشن نشانات۔ شہر کے میئر اور علاقہ کے ایم پی کی طرف سے جماعت احمدیہ کی امن پسندی کو خراج تحسین۔ ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں اس تاریخی تقریب کی کوریج۔ برلن شہر کی سیر۔ میونسٹر میں آمد۔

(جرمنی میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مبلغ سلسلہ۔ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ لندن)

مؤرخہ 2/جنوری 2007ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ہوٹل کے ایک ہال میں صبح سوا سات بجے نماز فجر پڑھائی اور پھر آپ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

برلن میں مسجد خدیجہ کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب

آج کا دن جماعت احمدیہ عالمگیر اور خصوصاً جماعت احمدیہ جرمنی کیلئے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ آج وہ دن ہے جب خدا تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے مسیح محمدی کے پانچویں خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھوں ان دعاؤں اور تضرعات کو پایہ تکمیل تک پہنچا رہا ہے، جس کی تحریک قدرت ثانیہ کے مظہر دوئم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 2/فروری 1923ء کو ان الفاظ میں فرمائی:۔

"حضرت مسیح موعود کی پیش گوئی ہے کہ زار روس کا عصا چھینا گیا ہے اور وہ آپ کے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ اور روس کا دروازہ برلن ہے اور اسی دروازہ کے ذریعہ سے روس فتح ہوسکتا ہے۔ یوں تو روس میں تبلیغ کرنا تو الگ رہا اس میں ہمارا گھسنا ہی مشکل ہے، اس میں تبلیغ کا ذریعہ جرمن ہی ہے۔ جرمن کے ذریعہ ہم بڑی آسانی سے روس میں تبلیغ کر سکتے ہیں اور عورتوں کے ہاتھ سے اس اہم پیشگوئی کا پورا ہونا ان لوگوں پر بہت اثر کرے گا۔"

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد کے اخراجات کی ذمہ داری احمدی خواتین پر ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"میرا یہ منشاء ہے کہ جرمن میں مسجد عورتوں کے چندہ سے بنے کیونکہ یورپ میں عورتوں کا یہ خیال ہے کہ ہم میں عورت جانور کی طرح سمجھی جاتی ہے۔ جب یورپ کو یہ معلوم ہوگا کہ اس وقت اس شہر میں جو دنیا کا مرکز بن رہا ہے اس میں مسلمان عورتوں نے جرمن کے نومسلم بھائیوں کیلئے مسجد تیار کرائی ہے تو یورپ کے لوگ اپنے اس خیال کی وجہ سے جو مسلمان عورتوں کے متعلق ہے کس قدر شرمندہ اور حیران ہوں گے۔"

اس تحریک کے نتیجہ میں مسجد کیلئے برلن کے مغربی علاقہ Charlottenburg میں قریباً ایک ایکٹر زمین پانچ ہزار روپے میں خریدی گئی اور مسجد وغیرہ کی تعمیر کیلئے پینتالیس ہزار روپے کا تخمینہ لگایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ہندوستان بھر اور خصوصاً قادیان کی احمدی خواتین نے اپنا اور اپنے اہل خانہ کا پیٹ کاٹ کر نیز اپنے زیور، گھر کے برتن اور استعمال کی اشیاء وغیرہ فروخت کر کے پچاس ہزار روپے کی گراں قدر رقم حضورؓ کے ارشاد کے مطابق صرف تین ماہ میں اپنے آقا کے قدموں میں پیش کرنے کی سعادت پائی۔

خدا تعالیٰ جو عالم الغیب والشہادۃ ہے، اس نے ہر کام کیلئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس سے انسان ایک قدم آگے جا سکتا ہے نہ پیچھے رہ سکتا ہے۔ پس دنیا کے حالات میں ایسا تغیر آیا کہ اس وقت اس مسجد کی تعمیر عمل میں نہ آسکی اور خواتین کی مالی قربانی سے جمع ہونے والی رقم انگلستان میں بننے والی شہرہ آفاق مسجد فضل کی تعمیر میں کام آئی۔

آج سے 84 سال قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دل میں جو خواہش پیدا ہوئی تھی اس کی تکمیل کیلئے خدائے رحمٰن و رحیم نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ مسیح محمدی کے پانچویں خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے جرمنی کے دارالحکومت برلن کے علاقہ Heinersdorf میں مسجد خدیجہ کا سنگ بنیاد رکھوانے کی سعادت پائے۔

Heinersdorf برلن کے شمالی حصہ ضلع Pankow میں واقع ہے۔ اس شہر کا ذکر تاریخ میں پہلی مرتبہ 1319ء میں ملتا ہے۔ جرمنی کے اتحاد سے قبل یہ مشرقی برلن کا حصہ تھا، اس لحاظ سے ہماری یہ مسجد خدیجہؓ سابقہ مشرقی جرمنی کی پہلی مسجد ہے۔ Pankow ضلع کی آبادی 355521 افراد پر مشتمل ہے اور یہ برلن کے 12 اضلاع میں سے سب سے زیادہ آبادی والا ضلع ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تاریخی مسجد کی تقریب سنگ بنیاد میں شرکت فرمانے کیلئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں برس رہی تھیں۔ 10:10 بجے قافلہ Heinersdorf کیلئے روانہ ہوا تو حضور انور کی گاڑی کو مکرم امیر صاحب جرمنی نے ڈرائیو کرنے کی سعادت پائی۔

اس علاقہ میں N.D.P پارٹی مسجد کی تعمیر کے خلاف کمربستہ تھی جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 29/دسمبر 2006ء میں ان کا ذکر کر کے احباب جماعت کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

''مَیں نے امیر صاحب سے کہا کہ ہم انشاء اللہ جائیں گے اور اللہ مدد فرمائے گا۔ یہ سرپھروں کا جو گروپ ہے ہمارے ساتھ کیا کر لے گا؟ زیادہ سے زیادہ چند ایک پتھر پھینک دے گا۔ تو یہ چیزیں ہمارے راستے میں روک نہیں بنی چاہئیں .... انتظامیہ کچھ فکرمند ہے۔ لیکن اگر نیک مقصد کیلئے، اللہ کا گھر بنانے کیلئے، اس کی عبادت کرنے کیلئے اور اس کی عبادت کرنے والے پیدا کرنے کیلئے اور اسلام کی محبت اور امن کا پیغام پہنچانے کیلئے ہم اللہ کے حضور جھکتے ہوئے، اس کے سامنے عجز سے دعائیں مانگتے ہوئے کہ وہ قادر توانا ہے جس نے ہمیں ہر آن آفات و مشکلات سے بچایا ہے، مدد فرمائے اور ہم اس نیک کام کو انجام دیں تو پھر انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آسانیاں پیدا فرمائے گا۔''

اسی مخالفت کی بناء پر راستہ میں جگہ جگہ پولیس کی گاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ قافلہ 10:54 پر Heinersdorf پہنچا تو پولیس اپنی ظاہری حفاظت میں گاڑیوں کو مسجد کے پلاٹ تک لے کر گئی۔ جرمنی کی جماعت نے اس پلاٹ میں تین مارکیاں لگا کر تقریب کے انعقاد کا انتظام کر رکھا تھا۔ مین مارکی میں اسٹیج بنایا گیا تھا اور سٹیج کی عقبی دیوار پر ایک بڑا سا بینر آویزاں تھا جس پر سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 جلی حروف میں رقم تھیں اور ان کے نیچے جرمن زبان میں ترجمہ کے ساتھ یہ تحریر تھا کہ "لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی کی عظیم مالی قربانیوں سے تعمیر ہونے والی مسجد خدیجہ برلن کے سنگ بنیاد رکھے جانے کی بابرکت تقریب۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احمدی احباب کے علاوہ اس علاقہ کے موجودہ میئر، سابقہ میئر اور علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور مین مارکی میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر 10:57 پر پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ اسامہ صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 کی تلاوت کی۔ مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ برلن نے ان آیات کا اردو اور مکرم مصطفیٰ باؤخ صاحب نے جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں